Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 55

شمارہ 36

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

13 شعبان 1427 ہجری 7 تبوک 1385 ہش 7 ستمبر 2006ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲ ستمبر (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں۔ الحمدللہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور حضرت مرزا عبدالحق صاحب، مولانا جلال الدین صاحب قمر، صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ کی وفات اور مکرم ماسٹر منور احمد صاحب آف گجرات کی شہادت کا تذکرہ اور ذکرِ خیر فرمایا۔

احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو

ارشاد باری تعالیٰ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَ الْفُرْقَانِ فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ وَمَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝ (البقرہ:۱۸۴-۱۸۷)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے۔ اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لئے بہت اچھا ہے۔ اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔ رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کی اور تاکہ تم شکر کرو۔ اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

❁ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ: کُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔ وَالصِّیَامُ جُنَّۃٌ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ: اِنِّیْ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ۔ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُھُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّہٗ فَرِحَ بِصَوْمِہٖ (بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انی صائم اذا شُتِمَ) **ترجمہ**: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں۔ مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اسکی جزا بنوں گا یعنی اسکی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے، پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور و شر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

❁ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَ غُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَ صُفِّدَتِ الشَّیَاطِیْنُ (بخاری کتاب الصوم باب ھل یقال رمضان او شھر رمضان) **ترجمہ**: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

❁ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ (بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان) **ترجمہ**: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لبنان اسرائیل جنگ......کئی اسباق کئی پیغام

...... 3 ......

اسلام کی تعلیم سے معلوم ہوتا ہے کہ دفاع کرنا ہر حکومت کا بنیادی حق ہے اور تمام شہریوں کو مل کر حکومت کے احکامات کے مطابق ہی دفاع کا حق حاصل ہے ایسا ہرگز نہیں ہے کہ حکومت کچھ فیصلہ کرے اور اس حکومت میں کچھ لوگ یا کچھ گروپ مل کر کوئی اور رُخ اپنالیں اور حکومت کے اندر ایک یا کچھ حکومتیں بنالیں۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں صحابہ نے آپ کے اُسوۂ حسنہ کو خوب اچھی طرح سمجھا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام مظلوم رہ کر کفار مکہ کی ظالم حکومت کے تحت رہے لیکن کبھی باغیانہ رویہ اختیار نہیں کیا لیکن جب ظلم کی انتہا ہوگئی تو اللہ کی اجازت سے آپ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے لیکن آپ نے ظالم کفار مکہ کے مقابلہ میں مکہ میں کوئی حکومت نہیں بنائی۔

مدینہ منورہ میں آپ کا ایک اور اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے آتا ہے کہ آپ نے وہاں ایک ایسی حکومت کا ڈھانچہ ترتیب دیا جس میں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دیگر مذاہب کے لوگ بھی تھے اور سب نے مل کر آنحضرت ﷺ کو اپنا سربراہ تسلیم کرلیا اس حکومت کے متعلق درج ذیل بنیادی نکات تاریخ اسلام میں درج ہیں۔

1- مسلمان، یہود اور عیسائی تینوں مل کر ''اُمت واحدہ'' کہلائیں گے۔

2- ہر قوم کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔

3- اس حکومت کے سربراہ کے طور پر تینوں اقوام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کیا۔

4- مدینہ پر جب بھی کوئی بیرونی طاقت حملہ کرے گی تمام قومیں مل کر اس کا دفاع کریں گی اور جنگ کے اخراجات باہم مل کر برداشت کریں گی۔

5- ہر قسم کے اور ہر قوم کے تنازعات فیصلے کیلئے آنحضرت ﷺ کے سامنے پیش ہوں اور ہر ایک کا فیصلہ اس کے مذہب کے مطابق ہوگا۔

6- کوئی فریق بغیر اجازت رسول اللہ ﷺ کے جنگ کیلئے نہیں نکلے گا۔

(سیرت ابن ہشام جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۷۸-۱۷۹ بحوالہ سیرت خاتم النبیین صفحہ ۲۷۹)

اس معاہدہ سے یہ بات واضح ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مدینہ میں جن مسلم و غیر مسلم اقوام کے سربراہ بنے آپ نے پہلا کام یہ کیا کہ باوجود اختلاف مذاہب کے ان کو اُمت واحدہ قرار دیا۔

دوسرے اس معاہدہ کیلئے غیر مسلم اقوام کیلئے بھی یہ طے پایا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے فیصلہ کو مانیں گے۔

تیسرا ایک بنیادی فیصلہ یہ ہوا کہ کوئی قوم بھی حکومت کی اجازت کے بغیر دوسری کسی قوم سے جنگ نہیں کرے گی۔

پس یہ کسی بھی اسلامی حکومت کے ایسے خدوخال ہیں جن پر اس حکومت کو ہمیشہ کیلئے عمل کرنا لازمی ہے ایک تو یہ کہ انکی حکومت میں غیر مسلموں اور منافقوں کے فیصلے انصاف سے ہوں گے قرآن مجید کی اس سلسلہ میں تعلیم یہ ہے کہ:

اِذَاحَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ کہ جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو (سورۃ النساء:48)

پس صاف اور واضح بات ہے کہ جب مسلمان حاکم کو یہ حکم دیا جارہا ہے کہ وہ ''الناس'' کے تمام فیصلے انصاف کے ساتھ کرے۔ اور ہر قوم ان فیصلوں کو تسلیم کرے تو کیا انصاف کا یہ تقاضا نہیں ہے کہ اگر مسلمان بھی کسی غیر مسلم حاکم کے ماتحت ہوں تو وہ بھی اس کے فیصلوں کو تسلیم کریں قرآن مجید میں یہود کے متعلق آتا ہے کہ باوجود معاہدہ کے وہ آنحضرت ﷺ کی، جو حاکم وقت تھے اطاعت کرنے میں پس و پیش کرتے تھے تو قرآن مجید ان کو اطاعت کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

یَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا وَاسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَیًّا بِاَلْسِنَتِھِمْ وَطَعْنًا فِی الدِّیْنِ وَلَوْ اَنَّھُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَکَانَ خَیْرًا لَّھُمْ وَاَقْوَمَ (النساء:48)

وہ کہتے ہیں ہم نے (تیرا حکم) سنا اور نافرمانی کی۔ آگے فرماتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے توہین و تضحیک اور طعن زنی سے پیش آتے ہوئے بعض باتیں کہتے ہیں مثلاً بظاہر تو راعنا کہتے ہیں کہ اے محمد (ﷺ) فیصلوں میں ہماری رعایت کر لیکن زبان موڑتے ہوئے کہتے ہیں راعینا یعنی اے ہمارے چرواہے۔

اللہ تعالیٰ اُن کی اس بات کو یوں بیان فرماتا ہے کہ وہ کہتے ہیں۔

'' اور ہماری بات سن اس حال میں کہ تجھ کو ہماری اصل بات پتہ نہ چلے کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں اور وہ اپنی زبانوں کو بل دیتے ہوئے اور دین میں طعن کرتے ہوئے راعینا کہتے ہیں (یعنی اصل میں راعینا کہہ کر مذاق کرتے ہیں)

اللہ فرماتا ہے۔ اگر وہ سیدھے سادے طور پر کہتے '' ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی اور سن اور ہم پر نظر شفقت کرتو یہ بات ان کے لئے بہتر تھی۔

اب دیکھو کہ آنحضرت ﷺ غیر مسلموں پر بھی مسلمہ حاکم ہیں لیکن ان کی طعن و تشنیع اور توہین و تضحیک بھی برداشت کرتے ہیں۔

پس بات واضح ہے کہ جب مسلم حاکم غیر مسلم رعایا کا فیصلہ کرسکتا ہے اور غیر مسلم رعایا کو اطاعت و فرمانبرداری کا حکم دیتا ہے تو بالکل اسی طرح قرآن مجید کی انصاف کی تعلیم کا تقاضا یہ ہے کہ مسلم رعایا کو بھی غیر مسلم حاکم کی اطاعت و فرمانبرداری کرنی ہوگی پس آنحضرتؐ کے اس اسوۂ حسنہ اور میثاق مدینہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مسلمانوں پر بھی غیر مسلم حکام کی اطاعت لازم ہے۔ اس تعلق میں ارشاد ربانی ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کہ اے مسلمانو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اس طرح تم پر جن کے ساتھ مل کر تم اُمت واحدہ بنے ہو ان کے حکام کی بھی اطاعت لازم ہے۔

دوسری بات اس میثاق مدینہ سے یہ بھی ثابت ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو اپنی حکومت میں یا جن غیر مسلم حکومتوں میں بھی وہ رہتے ہیں آنحضرت ﷺ کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق حکومت کی اجازت کے بغیر کسی غیر حکومت پر حملہ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ اور تیسری بات اس میثاق مدینہ سے یہ ثابت ہوئی کہ مسلمان آپس میں بھی خیر اُمت ہیں لیکن جن غیر مسلم اقوام کے ساتھ ملکر رہتے ہیں انکے ساتھ مل کر بھی وہ امت واحدہ ہیں۔

لیکن حیرت ہے آج کی نام نہاد اسلامی حکومتوں پر کہ غیر تو غیر ان کے مسلم باشندے بھی ان کی اطاعت و فرمانبرداری نہیں کرتے ہیں کیا قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق حزب اللہ پر فرض نہیں ہے کہ وہ جنگ سے قبل لبنان کی حکومت کی اجازت حاصل کرے۔ یہ صرف حزب اللہ کی ہی بات نہیں ہے تمام اسلامی ریجن میں اس بیماری نے اپنے پاؤں پھیلائے ہوئے ہیں حال ہی میں پاکستان کے بلوچستان صوبہ کے نواب اکبر بگٹی کا پاکستانی فوج سے مقابلہ کس اسلامی قانون کے ماتحت تھا افغانستان کے طالبان اور ان کے مدمقابل کی لڑائی کس اسلامی قانون کے مطابق ہے۔ آج ان اسلامی حکومتوں میں، یہ طاقت نہیں ہے کہ اپنے ہی ممالک میں اُٹھنے والی ان انتہا پسند طاقتوں کا مقابلہ کرسکے جو نہ صرف انکے ملک کو برباد کر رہے ہیں بلکہ دیگر پڑوسی ممالک کے امن و چین کو انہوں نے برباد کررکھا ہے۔

آج کی مسلم حکومتوں میں رہنے والے انتہا پسند گروپوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو یہ اجازت نہیں دی ہے کہ وہ ایک مسلمہ حکومت کے اندر ایک اور حکومت بنائے اور تسلیم شدہ حکومت کی اجازت کے بغیر جنگ کرے یا جنگ کیلئے چندے اکٹھا کرتا پھرے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ اُسوۂ حسنہ پر صحابہ نے عمل کیا اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں بھی اس حسین تعلیم پر عمل ہوتا رہا ہے۔ لیکن زمانہ وسطیٰ میں بعض مسلمان مفسرین نے قرآن مجید کی تعلیم کو صحیح طور پر نہ سمجھنے کی وجہ سے یہ خطرناک تعلیم پھیلادی ہے۔

اوپر ہم آیت قرآنی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ سے یہ بات ثابت کر آئے ہیں کہ مسلمانوں کو جہاں اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول کی اطاعت کا حکم ہے وہیں اولی الامر کی اطاعت کا بھی حکم ہے چاہے وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن ہمیں بعض مفسرین اس خیال کے نظر آتے ہیں کہ ان کے نزدیک اولوالامر سے مراد صرف مسلمان حاکم ہیں چنانچہ ذیل میں ہم ایسی بعض تفاسیر کے حوالے پیش کرتے ہیں۔ روح المعانی کے مفسر علامہ ابوالفضل شہاب الدین سید محمود الآلوسی البغدادی اپنی تفسیر روح المعانی جلد نمبر 3 میں زیر آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ میں اولی الامر منکم کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اولوالامر سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد کے زمانہ کے مسلمانوں کے اُمراء مراد ہیں اس میں خلفاء بادشاہ اور قاضی سب شامل ہیں۔

تفسیر خازن کے مفسر علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی (وفات 754ھ) لکھتے ہیں:

'' اولی الامر منکم سے مراد فقہاء اور علماء ہیں جو لوگوں کے دین کے معاملات حل کرتے ہیں۔

(تفسیر خازن جلد نمبر ۱)

تفسیر کشاف کے مفسر علامہ محمود بن عمر الزمخشری وفات 528ھ لکھتے ہیں کہ اولی الامر منکم سے مراد:

'' دینی علماء ہیں جو لوگوں کو دینی باتوں کا حکم دیتے ہیں''

تفسیر حسینی (قادری) کے مفسر مولوی فخر الدین لکھتے ہیں:

'' واولی الامر منکم اور اطاعت کرو صاحبانِ حکم کی جو تم میں سے ہیں اس سے مسلمان حکام مراد ہیں۔

تفسیر ثنائی کے مفسر مولوی ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری (1331ھ) لکھتے ہیں:

'' واولی الامر منکم۔ اور اپنے فرمانرواؤں کے موافق شریعت کی تابعداری کرو۔ پھر حاشیہ میں لکھتے ہیں اس آیت سے مسلمانوں کے امیر یا حاکم مراد ہیں۔ پھر لکھتے ہیں:

'' یہ بحث کہ علماء مجتہدین کے قیاسات اور استنباطات کی اتباع واجب ہے یا نہیں سو اس بحث کا منشا ہماری سمجھ میں تو آج تک نہیں آیا نہ آئندہ کو آنے کی امید ہے اس لئے کہ

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

رمضان میں عبادتوں کے معیار بلند کرنے اور قرآن کریم پڑھنے کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک طریق صدقہ وخیرات کرنا بھی تھا۔

اس رمضان میں یہ جائزہ لینا چاہئے کہ گزشتہ رمضان میں جو منزلیں حاصل ہوئی تھیں کیا ان پر ہم قائم ہیں۔

اللہ کرے کہ ہم اس رمضان سے پاک اور معصوم ہو کر نکلیں اور پھر یہ پاک تبدیلیاں ہماری زندگیوں کا ہمیشہ کے لئے حصہ بن جائیں۔

منڈی بہاؤ الدین کے قریب مونگ رسول کے مقام پر احمدیہ مسجد میں نمازیوں پر شر پسندوں کی طرف سے فائرنگ کا المناک واقعہ ۔ آٹھ افراد شہید اور متعدد زخمی۔

احمدیوں کو اس لئے ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا جارہا ہے کہ ہم نے اللہ کی طرف بلانے والے منادی کو قبول کیا۔ ان حرکات سے وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ کو آواز دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مجرموں کو پکڑنے کے خود سامان فرمائے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 7/اکتوبر 2005ء (07/اخاء 1384ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (البقرة:184)

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو روزوں کی فرضیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور فرمایا یہ اس لئے ضروری ہے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو، تا کہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو، تا کہ تمہارے اندر خدا کا خوف پیدا ہو، تا کہ تمہارے اندر یہ احساس پیدا ہو کہ خدا کی ناراضگی مول لے کر کہیں ہم اپنی دنیا و آخرت برباد کرنے والے نہ بن جائیں۔ تا کہ یہ احساس پیدا ہو اور اس کے لئے کوشش کرو کہ ہم نے خدا کا پیار حاصل کرنا ہے۔ تو یہ مقصد ہیں جن کے حاصل کرنے کے لئے ہمیں روزے رکھنے چاہئیں اور یہ وہ مقصد ہیں جن کے حاصل کرنے کے لئے ہمیں رمضان کا انتظار ہونا چاہئے۔ تبھی ہم گزشتہ سال میں جو رمضان گزرا ہے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، اس میں جو ہم نے نیکیاں کی تھیں، جو تقویٰ اختیار تھا، جو منزلیں ہم نے حاصل کی تھیں، ان کا فیض پا سکتے ہیں۔

اس رمضان میں یہ جائزہ لینا چاہئے کہ گزشتہ رمضان میں جو منزلیں حاصل ہوئی تھیں کیا ان پر ہم قائم ہیں۔ کہیں اس سے بھٹک تو نہیں گئے۔ اگر بھٹک گئے تو رمضان نے ہمیں کیا فائدہ دیا۔ اور یہ رمضان بھی اور آئندہ آنے والے رمضان بھی ہمیں کیا فائدہ دے سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ اگر یہ فرض روزے رکھو گے تو تقویٰ پر چلنے والے ہو گے نیکیاں اختیار کرنے والے ہو گے، اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہو گے۔ لیکن یہ کیا ہے کہ ہمارے اندر تو ایسی کوئی تبدیلی نہیں آئی جس سے ہم کہہ سکیں کہ ہمارے اندر تقویٰ پیدا ہو گیا ہے۔ یہ بات تو سو فیصد درست ہے کہ خدا تعالیٰ کی بات کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔ بندہ جھوٹا ہو سکتا ہے اور ہے۔ پس یہ بات یقینی ہے کہ ہمارے اندر ہی کمزوریاں اور کمیاں ہیں یا تو پہلے رمضان جتنے بھی گزرے ان سے ہم نے فائدہ نہیں اٹھایا، یا وقتی فائدہ اٹھایا اور پھر وقت کے ساتھ ساتھ اسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں سے چلے تھے۔ حالانکہ چاہئے تو یہ تھا کہ تقویٰ کا جو معیار گزشتہ رمضان میں حاصل کیا تھا، یہ رمضان جو اَب آیا ہے، یہ ہمیں نیکیوں میں بڑھنے اور تقویٰ حاصل کرنے کے اگلے درجے دکھاتا۔

پس جنہوں نے گزشتہ سال کے رمضان میں اپنے اندر جو تبدیلیاں پیدا کیں، جو تقویٰ حاصل کیا، جو تقویٰ کے معیار اپنی زندگیوں کے حصے بنا لئے وہ تو خوش قسمت لوگ ہیں اور اب ان کے قدم آگے بڑھنے چاہئیں۔ اور جو بھلا بیٹھے یا جنہوں نے کچھ حاصل ہی نہیں کیا ان کو سوچنا چاہئے کہ روزے ہمیں کیا فائدہ دے رہے ہیں۔ اگر کسی چیز کا فائدہ ہی نہیں ہے تو اس کو کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا روزوں کا فائدہ ہے اور یقیناً ہے، اللہ تعالیٰ کا کلام کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ پس ہم سے جو غلطیاں ہوئیں اس کی خدا سے معافی مانگنی ہوگی اور یہ عہد کرنا ہوگا کہ اے میرے خدا میری گزشتہ کوتاہیوں کو معاف فرما اور اس رمضان میں مجھے وہ تمام نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرما جو تیرا قرب دلانے والی ہوں اور مجھے اس رمضان کی برکات سے فیضیاب کرتے ہوئے ہمیشہ تقویٰ پر چلنے اور تقویٰ پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرما۔ جب ہم اس طرح دعا کریں گے اور اس طرح اپنے جائزے لے رہے ہوں گے تو ان نیکیوں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ بہت سی برائیاں بھی چھوڑنی ہوں گی جن کے ترک کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرنے ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرنے ہوں گے۔ ورنہ تو ہمارے یہ روزے، روزے نہیں کہلا سکتے۔ یہ صرف فاقے ہوں گے۔ ایک بھوک ہوگی کہ صبح سے شام تک نہ کھایا، نہ پیا۔

پس اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ تبھی پورا ہوگا جب ہم ان حکموں پر بھی عمل کریں گے اور نیکیوں میں بھی آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ اور رمضان میں تو اللہ تعالیٰ ان نیکیوں کے کرنے کی وجہ سے عام حالات کی نسبت ان کا کئی گنا بڑھا کر اجر دیتا ہے بلکہ بے حساب دیتا ہے۔ پس یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ روزے میرے لئے ہیں اور مَیں ہی ان کی جزا ہوں۔ یہ اس لئے ہے کہ بندہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے آپ کو تمام جائز چیزوں سے روکتا ہے۔ جو نہ کرنے والی ہیں ان سے تو رُکنا ہی ہے، جائز چیزوں سے بھی رُکتا ہے۔ نیکیوں کو اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ برائیوں سے بیزاری کا اظہار کرتا ہے۔ اپنی عبادتوں کے معیار بڑھاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کے لئے، اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق پر چلتے ہوئے، پہلے بندہ کو ہی کوشش کرنی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلی ذمہ داری بندہ کی ہی لگائی ہے کہ بندہ میری طرف ایک ہاتھ آئے گا تو پھر مَیں اس کی طرف دو ہاتھ آؤں گا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کی طرف چل کر جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دوڑ کر اس کی طرف آؤں گا۔

پس ایک مومن کو ہر وقت یہ فکر رہنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے تقویٰ اختیار کرتے ہوئے اپنے پیار کرنے والے خدا کی طرف جاؤں تو ایسے بندے کے لئے اللہ تعالیٰ رمضان میں عام دنوں سے زیادہ دوڑ کر آتا ہے اور اسے اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

رمضان میں ان برکتوں اور ثواب اور اجر کا کوئی حساب ہی نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ عام حالات کی نسبت دیتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابومسعود غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رمضان شروع ہونے کے بعد ایک روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی فضلیت کا علم ہوتا تو میری اُمّت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ اس پر بنوخزاعہ کے ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! ہمیں رمضان کے فضائل سے آگاہ کریں۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا یقیناً جنت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزیّن کیا جاتا ہے۔ پس جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الٰہی کے نیچے ہوائیں چلتی ہیں۔

(الترغیب والترھیب. کتاب الصوم. الترغیب فی صیام رمضان)

پس یہ ہوائیں بھی اللہ تعالیٰ کے پاک بندوں کو جنہوں نے یہ عہد کیا ہو کہ اپنے اندر رمضان میں پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں اور تقویٰ اختیار کرنا ہے اونچا اڑا کر لے جانے والی ثابت ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنتی ہیں۔ یہ جو فرمایا کہ سارا سال جنت کی تزئین و آرائش ہو رہی ہے اس کا فیض یونہی نہیں مل جاتا۔ یقیناً روزوں کے ساتھ عمل بھی چاہئیں۔ پس جب اللہ تعالیٰ اتنا اہتمام فرما رہا ہو کہ سارا سال جنت کی تیاری ہو رہی ہے کہ رمضان آ رہا ہے میرے بندے اس میں روزے رکھیں گے، تقویٰ پر چلیں گے، نیک اعمال کریں گے اور میں ان کو بخشوں گا اور میں قرب دوں گا۔ تو ہمیں بھی تو اپنے دلوں کو بدلنا چاہئے۔ ہمیں بھی تو اس لحاظ سے تیاری کرنی چاہئے اور جو اللہ تعالیٰ نے موقع میسر کیا ہے اس سے فیض اٹھانا چاہئے۔

رمضان کے کچھ اور فضائل بھی مختلف احادیث میں ہیں ان میں سے مَیں چند ایک بیان کرتا ہوں جن سے پتہ چلتا ہے کہ خدا تعالیٰ کس کس طرح اپنے بندوں کو رمضان میں نوازتا ہے یا نوازنا چاہتا ہے۔ پس بندہ کا بھی یہ کام ہے کہ اس کی طرف بڑھے اور تقویٰ پیدا کرے۔ اگر ان شرائط کے ساتھ روزے رکھے جائیں جن کے کرنے کا ہمیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو یہی روزے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنا رہے ہوں گے۔

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے شعبان کے آخری روز خطاب فرمایا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم اور مبارک مہینہ سایہ فگن ہوا ہے۔ ایسا بابرکت مہینہ جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں۔ اور جس کی راتوں کا قیام اللہ تعالیٰ نے نفل قرار دیا ہے۔ جو شخص کسی بھی اچھی خصلت کو اس میں اپناتا ہے، وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جو اس کے علاوہ جملہ فرائض کو ادا کر چکا ہو۔ اور جس شخص نے ایک فریضہ اس مقدس مہینے میں ادا کیا، وہ اس شخص کی طرح ہو گا جس نے ستّر فرائض رمضان کے علاوہ ادا کئے۔ اور رمضان کا مہینہ صبر کرنے کا مہینہ ہے اور صبر کا اجر جنت ہے۔ اور یہ مواسات و اخوت کا مہینہ ہے اور یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کے رزق میں برکت دی جاتی ہے۔

(الترغیب والترھیب کتاب الصوم. الترغیب فی صیام رمضان)

تو دیکھیں کیا کیا برکتیں ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کو پورا کرتے ہوئے روزہ رکھ رہے ہیں اور تقویٰ حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں، نیکیوں پر قدم مارنے کی کوشش کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے رسول نے ہمیں یہ خوشخبری دی ہے کہ اس نیت سے کئے گئے عمل پھر اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ اتنا دیتا ہے کہ تم سوچ بھی نہیں سکتے۔ صرف ایک اچھی عادت اور نیکی کا کام کرنے کا اجر اتنا ہے کہ گویا تمام فرائض جو ہمارے ذمہ ہیں وہ ہم نے ادا کر دیئے۔ اور رمضان میں تقویٰ پر چلتے ہوئے ادا کئے گئے ایک فرض کا ثواب اتنا ہے کہ عام حالات میں ادا کئے گئے 70 فرائض جتنا ثواب ہوتا ہے۔ اتنا بڑھا کر اللہ میاں رمضان میں دیتا ہے۔ تو ان دنوں کی ایک ایک نیکی عام حالات کی 70-70 نیکیوں کے برابر ثواب دلا رہی ہے۔ لیکن ہمیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ثواب تبھی ہو گا جب ہم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے سب کچھ کر رہے ہوں گے۔

پھر فرمایا: یہ صبر کا مہینہ ہے۔ بہت سی باتوں سے مومن صبر کر رہا ہوتا ہے۔ صرف کھانے پینے سے ہی نہیں ہاتھ روک رہا بلکہ اور بھی بہت سے کام ہیں جن سے رکتا ہے۔ بہت سی ایسی برائیاں ہیں جن سے رکتا ہے۔ دشمنوں کی زیادتیوں پر صبر کرتا ہے۔ بعض دفعہ اپنے حقوق چھوڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر صبر کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ﴾ (الرعد: 23) اور ایسے لوگ جنہوں نے اپنے رب کی رضا حاصل کرنے کے لئے صبر کیا۔ پس یہ صبر جو اللہ کی خاطر کیا جائے وہ نیکیوں کے ساتھ مشروط ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اگر تمہیں کوئی گالی دے تو صبر کرو اور جواب نہ دو اور اتنا کہہ دو کہ میں روزے سے ہوں تو تمہارے لئے یہ اجر کا موجب ہو گا۔ تمہیں اس کا ثواب ملے گا۔ اور جب ایک مومن کو رمضان میں ایسے صبر کی عادتیں پڑ جاتی ہیں تو پھر زندگی کا حصہ بن جانی چاہئیں تا کہ جنت کا وارث بنانے والی ہوں۔ یہ فرمایا کہ اگر اللہ سے رحم، درگزر اور بخشش مانگتے ہو تو خود بھی دوسروں کے غمخوار بنو، ان کی تکلیفوں کا خیال رکھو، ان کا بھی کچھ احساس اپنے دل میں پیدا کرو۔ اللہ کی خاطر ہمدردی کر رہے ہو تو اس کا رنگ ہی کچھ اور ہونا چاہئے۔ جب اللہ کی خاطر دوسروں سے نیک سلوک ہو گا تو یہ نیک سلوک اپنے مفادات متاثر ہونے سے کم نہیں ہو گا بلکہ اپنی فطرت کا حصہ بن چکا ہو گا۔ اور جب ایک دوسرے سے ہمدردی اور درگزر سے کام لے رہے ہوں گے تو یہ اس دنیا میں بھی جنت کا باعث بن رہا ہو گا اور اگلے جہان میں بھی ہمیں جنت کی خوشخبری دے رہا ہو گا۔

پھر یہ بھائی چارے اور محبت و پیار کا مہینہ ہے۔ ہر بھائی دوسرے بھائی کے قصور اللہ کی خاطر معاف کر رہا ہو گا۔ ہر رشتہ دوسرے رشتے کے قصور معاف کر رہا ہو گا۔ ہر تعلق دوسرے تعلق کے قصور معاف کر رہا ہو گا اور بھائی چارے کی فضا اللہ تعالیٰ کی خاطر پیدا کر رہا ہو گا۔ تو اس مہینہ کی برکت کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کے ایک فعل کے عام حالات کی نسبت 70 گنا ثواب دینے کی وجہ سے ہم پھلانگتے اور دوڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی منزل کی طرف جا رہے ہوں گے اور جنت میں داخل ہو رہے ہوں گے۔

پھر فرمایا کہ مومن کے رزق میں برکت ہوتی ہے۔ ظاہر ہے مومن کا رزق بھی حلال رزق ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔ تھوڑی سی محنت اور تھوڑے سے رزق میں اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتا ہے۔ بعض دفعہ ایسے ذرائع اُسے مہیا کرتا ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ اس لئے کہ مومن اللہ کی خاطر بہت سے کام کر رہا ہوتا ہے۔ اللہ کی عبادت میں زیادہ وقت گزار رہا ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت میں رمضان میں زیادہ وقت گزر رہا ہوتا ہے۔ دوسری عبادتوں میں زیادہ وقت گزر رہا ہوتا ہے۔ تو دنیا کے دھندوں کو کم کر کے ان نیکیوں کے لئے ایک مومن وقت نکال رہا ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بھی بے انتہا نوازتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق دنیاوی ضروریات بھی اس کی پوری کرتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر خالص ہو کر عمل کرنے سے ہو گا۔ اور یہ اسی وقت ہو گا جب اللہ تعالیٰ کی رحمت ملے گی اور بخشش کئی گنا بڑھ جائے گی۔ جب ہم تقویٰ میں بڑھنے کی کوشش کر رہے ہوں گے اور ان نیکیوں کو بجا لا رہے ہوں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روایت میں روزوں کی فضیلت کے بارہ میں اور اس کی برکات حاصل کرنے کے طریق کے بارے میں یوں بیان فرمایا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ابن آدم کا ہر عمل اس کی ذات کے لئے ہوتا ہے سوائے روزوں کے۔ روزہ میری خاطر رکھا جاتا ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ اور روزے ڈھال ہیں اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ شہوانی باتیں اور گالی گلوچ نہ کرے اور اگر اس کو کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو اسے جواب میں صرف یہ کہنا چاہئے کہ میں تو روزہ دار ہوں۔

آگے فرمایا: (اس میں سے کچھ میں پہلے بیان کر چکا ہوں) اس ذات کی قسم! کہ جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے زیادہ طیب ہے۔ روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں جو اسے خوش کرتی ہیں۔ ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور دوسرے جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزہ کی وجہ سے خوش ہو گا۔

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول إنی صائم اذا شتم)

تو اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ روزے کی میں جزا دوں گا تو ویسے بھی ہر عمل کی جزا تو اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ لیکن دوسرے سارے عمل ایسے ہیں جن میں یہ نیکیاں ہیں، جائز باتیں ہیں جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے یا برائیاں ہیں جن سے رکنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ لیکن رمضان میں روزہ رکھ کر ایک مومن ناجائز باتوں سے تو رک ہی رہا ہوتا ہے، بعض جائز باتیں بھی خدا کی خاطر چھوڑ رہا ہوتا ہے۔ اور پھر عام حالات کی نسبت پہلے سے بڑھ کر نیکیاں کر رہا ہوتا ہے۔ نیکیاں کرنے کی توفیق پا رہا ہوتا ہے۔ پھر اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بُرائی کا جواب بھی اللہ کی خاطر نیکی سے دے رہا ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا اجر بھی بے حساب رکھا ہے یہ سوچ کر کہ تم میری خاطر کچھ عمل کر رہے ہو یا کرو گے تو میں اس کا اجر بے حساب دوں گا۔ ہر بات کا، ہر کام کا، ایک فرض کے ادا کرنے کا 70 گنا ثواب ملتا ہے۔ تو مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کے اس فعل سے کہ اس نے اللہ کی خاطر روزہ رکھا اور تمام نیکیاں بجا لانے اور برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ کی بلکہ بعض جائز باتیں بھی جیسا کہ میں نے کہا جو عام

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصی روڈ ربوہ پاکستان

حالات میں انسان کر سکتا ہے ان سے بھی اس لئے رکا کہ اللہ کا حکم ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ اس کی جزا بن گیا۔ پس یہ عبادت بھی خالص ہو کر اس کے لئے کرنا اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنا ہی اس کی رحمتوں کا وارث بنائے گا اور بے حساب رحمتوں کا وارث بنائے گا اور خالص ہو کر ہم اس کی خاطر یہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے مومن کی ہر حالت اور ہر حرکت پر پیار آتا ہے جو اس کی خاطر یہ فعل کر رہا ہوتا ہے۔ یہاں تک فرمایا کہ روزہ کی وجہ سے بعض دفعہ جو منہ سے بو آتی ہے اللہ تعالیٰ کو وہ بھی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ روزہ ڈھال ہے اور آگ سے بچانے والا مضبوط قلعہ ہے۔ پس یہ ڈھال تو اللہ تعالیٰ نے مہیا فرما دی لیکن اس کو استعمال کرنے کا طریقہ بھی آنا چاہئے۔ اس کے بھی کچھ لوازمات ہیں جنہیں پورا کرنا چاہئے۔ تبھی اس ڈھال کی حفاظت میں تقویٰ اختیار کرنے کی توفیق ملے گی۔ یہ ڈھال اس وقت تک کارآمد رہے گی جب روزہ کے دوران ہم سب برائیوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ جھوٹ نہیں بولیں گے، غیبت نہیں کریں گے، اور ایک دوسرے کی حق تلفی نہیں کریں گے، اپنے جسم کے ہر عضو کو اس طرح سنبھال کر رکھیں گے کہ جس سے کبھی کوئی زیادتی نہ ہو۔ ہر ایک، ایک دوسرے کے عیب دیکھنے کی بجائے اپنے عیب تلاش کر رہا ہوگا۔ ایک دوسرے کی برائیاں تلاش کرنے کی بجائے اپنی برائیوں، کمیوں، کمزوریوں اور خامیوں کو ڈھونڈ رہا ہوگا۔ میں حیران ہوتا ہوں بعض دفعہ یہ سن کر، بعض لوگ بتاتے بھی ہیں اور لکھ کر بھی بھیجتے ہیں کہ آپ کے فلاں خطبے پر مجھ سے فلاں شخص نے کہا یہ تمہارے بارے میں خطبہ آیا ہے اس لئے اپنی اصلاح کر لو۔ حالانکہ چاہئے تو یہ کہ ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے اور دوسرے کی آنکھ کے تنکے تلاش نہ کرے۔ تو جب روزوں میں اس طرح اپنے جائزے لے رہے ہوں گے، کان، آنکھ، زبان، ہاتھ سے دوسرے کو نہ صرف محفوظ رکھ رہے ہوں گے بلکہ اس کی مدد کر رہے ہوں گے تو پھر روزے تقوے میں بڑھانے والے ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بے انتہا اجر پانے والے ہوں گے۔ پس اس لحاظ سے بھی ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے۔ اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(الجامع الصحیح مسند الامام الربیع بن حبیب. کتاب الصوم باب فی فضل رمضان)

تو اس بات کو اس حدیث میں مزید کھول دیا کہ صرف روزے رکھنا کافی نہیں ہے۔ بلکہ روزے ان تمام لوازمات کے ساتھ رکھنے ضروری ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اپنے روزوں کے معیار کو دیکھنا اور تقویٰ کی طرف قدم بڑھنے کا تبھی پتہ چلے گا جب اپنا محاسبہ کر رہے ہوں گے۔ دوسرے کے عیب نہیں تلاش کر رہے ہوں گے بلکہ اپنے عیب اور کمزوریاں تلاش کر رہے ہوں گے۔ یہ دیکھ رہے ہوں گے کہ آج میں نے کتنی نیکیاں کی ہیں یا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور کتنی برائیاں ترک کی ہیں، کتنی برائیاں چھوڑی ہیں۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ''ہمیں اس طرح جائزہ لینا چاہئے کہ ہماری صُبحیں اور ہماری راتیں ہماری نیکیوں کی گواہ ہونی چاہئیں''۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ: ''چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا''۔ پس جب ہم اس طرح اپنی صبحوں اور شاموں سے گواہی مانگ رہے ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل کر رہے ہوں گے۔ ہمارے گزشتہ گناہ بھی معاف ہو رہے ہوں گے۔ اور آئندہ تقویٰ پر قائم رہنے اور مزید نیکیاں کرنے کی توفیق بھی مل رہی ہوگی۔ ورنہ ہمارے روزے بھوک اور پیاس برداشت کرنے کے علاوہ کچھ نہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرما رہے تھے رمضان آ گیا ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے مقفل کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو اس میں زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ ہلاکت ہو اس شخص کے لئے جس نے رمضان کو پایا اور اس سے بخشا نہ گیا۔ اور اگر وہ رمضان میں نہیں بخشا گیا تو پھر کب بخشا جائے گا۔ (الترغیب والترھیب کتاب الصوم .الترغیب فی صیام رمضان)

پس اس حدیث سے مزید بات کھلتی ہے کہ بخشے جانے کے لئے صرف رمضان کا آنا ضروری نہیں ہے اور رمضان کی مبارکبادیں دینا کافی نہیں ہے جب تک اس میں روزے اس کوشش کے ساتھ نہ رکھے جائیں گے کہ تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرنا ہے ان تبدیلیوں کو مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ صرف ایک سال یا ایک مہینہ کے عمل سے تو نہیں بخشے جائیں گے۔ یہ مسلسل عمل ہے۔ باوجود اس کے کہ ذکر ہے کہ جہنم کے دروازے مقفل کر دیئے جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی آگے یہ بتایا کہ اس کے باوجود ضروری نہیں کہ سارے بخشے جائیں۔ اس کے لئے عمل کرنے ہوں گے۔ پس اس طریق سے ہمیں اپنے روزوں کو سنوارنا چاہئے تاکہ یہ نیکیاں اور اللہ تعالیٰ کی بخشش ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ نضر بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہا آپ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہو اور انہوں نے ماہ رمضان کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست سنی ہو۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا: ہاں! مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے رکھنا فرض کئے اور میں نے تمہارے لئے اس کا قیام جاری کر دیا ہے۔ پس جو کوئی ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے اس میں روزے رکھے وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہو۔ یعنی بالکل معصوم ہو جاتا ہے۔

(سنن نسائی کتاب الصیام باب ذکر اختلاف یحیی بن ابی کثیر والنضر بن شیبان فیه)

اللہ کرے کہ ہم اس رمضان میں اسی طرح پاک ہو کر اور معصوم ہو کر نکلیں اور پھر یہ پاک تبدیلیاں بھی ہماری زندگیوں کا ہمیشہ حصہ بن جائیں۔ رمضان میں عبادتوں کے معیار بلند تر کرنے اور قرآن کریم پڑھنے کے ساتھ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک طریق صدقہ وخیرات کرنا بھی تھا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ ان دنوں میں آپؐ اموال اس طرح خرچ کرتے تھے کہ اس خرچ کرنے میں تیز ہوا سے بھی بڑھ جاتے تھے۔ پس رمضان کی برکات سے فیضیاب ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی ایک ذریعہ ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ اموال کی قربانی بھی تزکیہ نفس کے لئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ رمضان کی برکتوں کو سمیٹنے والے ہوں اور ہمارے روزے حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کے لئے ہوں اور پھر یہ برکتیں ہمیشہ ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں۔ جو کمزوریاں ہیں اس رمضان میں دور کریں۔ دوبارہ کبھی پیدا نہ ہوں۔ اور ہمیشہ اللہ کی بخشش اور رحمت اور پیار کی چادر میں لپٹے رہیں۔

روزہ کی حقیقت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے''۔ فرمایا: ''روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے''۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102 جدید ایڈیشن)

اللہ کرے کہ حقیقت میں اس رمضان میں ہمارا تزکیہ نفس ہو اور روحانی حالت میں بہتری پیدا ہو اور آئندہ ہمارا ہر فعل اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق ہو۔

ایک افسوسناک خبر بھی ہے۔ ٹی وی پر بھی آ چکی ہے۔ کافی لوگوں نے سن بھی لی ہوگی۔ آج صبح منڈی بہاؤالدین پاکستان کے نزدیک ایک جگہ مونگ رسول ہے جہاں صبح فجر کی نماز کے وقت جب احمدی نماز ادا کر رہے تھے دو دہشت گرد، دہشت گرد تو نہیں کہنا چاہئے، مخالفین احمدیت ہی ہوں گے، دہشت گردی تو آپس میں جب ان کی لڑائیاں ہوتی ہیں ان کے لئے دہشت گردی ہے ہم نے تو جواب نہیں دینا۔ ہمارے ہاں تو جو حملے کئے جاتے ہیں وہ اس لئے کہ ہم احمدی ہیں۔ بہرحال وہ مسجد میں آئے اور نمازیوں پر فائرنگ کر کے فرار ہو گئے۔ جس سے 8/احمدی شہید ہو گئے اور تقریباً 20 زخمی ہیں۔ شہید ہونے والوں میں دو بڑی عمر کے بزرگ تھے۔ ایک کی 70 سال اور دوسرے کی 73 سال عمر تھی۔ کچھ اور تفصیلات ابھی آنی ہیں۔ باقی تقریباً سارے نوجوان ہی تھے۔ ایک چھوٹا لڑکا بھی تھا جس کی عمر 16 سال ہے۔ ایک 12 سال کا بچہ بھی شدید زخمی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان شہداء کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے اور زخمیوں کو شفا عطا فرمائے۔ ان کے رشتہ داروں، عزیزوں اور سب احمدیوں کو صبر اور حوصلے کے ساتھ، یہ بہت بڑا صدمہ ہے، اس کو برداشت

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ ان مجرموں کو پکڑنے کے بھی خود سامان پیدا فرمائے۔ رمضان میں جہاں احمدی نیکیوں کے حصول اور خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ یہ مُلّاؤں کے تربیت یافتہ نام نہاد مسلمان ٹولہ، سارے مسلمان تو ایسے نہیں ہیں ان میں سے ایک مخصوص ٹولہ ہے، یہ لوگ اپنی طرف سے یہ کوشش کر رہے ہوتے ہیں کہ احمدیوں کو قتل کر کے شاید ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن رہے ہیں۔ حالانکہ ان حرکات سے وہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ کو آواز دے رہے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کر رہے ہیں۔ احمدیوں کو اس لئے ظلم اور بربریت کا نشانہ بنایا جا رہا ہے کہ ہم نے ایک منادی کی آواز پر یہ کہا، زمانے کے امام کی آواز پر یہ کہا جس نے ہمیں بلایا کہ اللہ کی طرف آؤ اور ہم نے امنّا کہہ دیا۔ تو بہرحال اور تفصیلات آئیں گی تو انشاء اللہ کبھی ذکر کروں گا۔ فی الحال صبح ہی یہ واقعہ ہوا ہے زیادہ تفصیلات تو نہیں ہیں۔ لیکن ان دنوں میں جماعت کے لئے ہر شر سے بچنے کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ پاکستان، بنگلہ دیش، انڈونیشیا میں تینوں جگہوں پر خاص طور پر احمدی ظلم کا نشانہ بنائے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہر احمدی کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اور ادائیگی زکوٰۃ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مئی 2004ء میں فرماتے ہیں کہ "ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور ایک معین شرح ہے۔ عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے زمینداروں کیلئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اسی طرح جنہوں نے جانور۔ بھیڑ۔ بکریاں۔ گائیں وغیرہ پالی ہوتی ہیں ان پر بھی ایک معین تعداد سے زائد ہونے پر زکوٰۃ واجب الادا ہے۔ پھر بینک میں یا کہیں بھی جو ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اُس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے۔ اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں جن کی اپنی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات تو نہیں دیتیں دوسری تحریکات میں حصہ لیتی ہیں۔ لیکن اگر ان کے پاس 52 تولے چاندی کی قیمت کے برابر زیور ہے تو اُس پر (ڈھائی فیصد) کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے۔ خواہ وہ زیور مستقل طور پر اپنے ہی استعمال میں رہتا ہو یا وقتاً فوقتاً عاریۃً غریب عورتوں کو بھی پہننے کیلئے دیا جاتا ہو۔ احتیاط کا تقاضہ یہی ہے کہ ہر قسم کے زیور پر زکوٰۃ ادا کی جائے۔ حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا بھی یہی تعامل رہا ہے"

اگر ہمارے احباب اور ہماری بہنیں پورے طور پر جائزہ لیں تو بفضلہ تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے چونکہ افراد جماعت عموماً اپنی زکوٰۃ ماہ رمضان المبارک میں ہی ادا کرتے ہیں اس لئے صاحب نصاب احباب و مستورات کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد اس فریضہ کی بجا آوری کی طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد)

تحریک جدید کی عظمت و اہمیت اور مہتم بالشان مقاصد سے متعلق
بانی تحریک جدید سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بصیرت افروز ارشادات

تحریک جدید الٰہی تحریک ہے: "میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہیں تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی ...... اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی نازل کردہ تحریک ہے" (خطبہ جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء)

❁ "میں اللہ تعالیٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں کہ یہ کام اُسی کا ہے اور میں صرف اُس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں لیکن حکم اُسی کا ہے" (خطبہ جمعہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء)

تحریک جدید کے اجراء کا مقصد: "تمام لوگوں تک پہنچنے کیلئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپئے کی ضرورت ہے ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے ہمیں دُعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں۔ اور انہیں چیزوں کے مجموعے کا نام "**تحریک جدید**" ہے۔

❁ "تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعے ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دُنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جاسکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تا کہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کیلئے وقف کر دیں اور اپنی عمر اسی کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تا کہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے" (خطبہ جمعہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء)

تحریک جدید مستقل تحریک ہے: "تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہوں گے جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہؓ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے خاص مورد ہوئے۔ (خطبہ جمعہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۸)

تحریک جدید میں شمولیت ضروری ہے: "میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرّہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔ اور وہ شخص جو خدا تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا"۔ (خطبہ جمعہ ۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

بانی تحریک جدید سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے یہ تمام بصیرت افروز ارشادات ہر فرد جماعت کو دعوت فکر و عمل دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان مبارک الفاظ میں چھپے ہوئے عظیم پیغام کو سمجھنے اور اس پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

صدقة الفطر

امسال رمضان المبارک کا مقدس مہینہ 25.9.06 سے شروع ہو رہا ہے نظارت ہذا کی طرف سے ہر سال جماعتوں کو صدقۃ الفطر کی موجود الوقت شرح سے مطلع کیا جاتا ہے از روئے احادیث نبویؐ صدقۃ الفطر کی شرح ایک صاع عربی پیمانہ (قریباً دو کلو سات سو پچاس گرام) غلہ یا اس کی رائج الوقت قیمت مقرر ہے جو شخص پوری شرح سے صدقۃ الفطر کی ادائیگی نہیں کر سکتا وہ نصف شرح سے بھی ادائیگی کر سکتا ہے۔

ہندوستان میں غلہ گندم کی شرح مختلف ہے اس لئے ہندوستان کی جماعتیں مقامی طور پر دو کلو سات سو پچاس گرام غلہ کی مقامی قیمت کے مطابق صدقۃ الفطر کی ادائیگی کریں۔ قادیان اور اس کے مضافات میں سال گذشتہ کے مطابق 700 روپیہ فی کوئنٹل اوسط قیمت کے حساب سے پونے تین کلو غلہ گندم صدقۃ الفطر کی پوری شرح 20 روپے اور نصف شرح 10 روپے مقرر کی جاتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشاد کیمطابق صدقۃ الفطر میں وصول ہونے والی مجموعی رقم کا 1/10 حصہ ہر صورت میں مرکزی ریزرو فنڈ حصہ جائیداد میں جمع ہونا چاہئے بقیہ 9/10 حصہ مقامی مستحقین میں تقسیم کیا جاسکتا ہے واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے (ناظر بیت المال آمد قادیان)

ماہ رمضان المبارک میں
حصولِ ثواب کا زرّیں موقعہ
مخلصین تحریک جدید پیارے آقا کی خصوصی دُعاؤں سے بہرہ ور ہوں

الحمدللہ کہ روحانی موسم بہار کا بابرکت مہینہ رمضان المبارک ایک بار پھر ہماری زندگیوں میں آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان مبارک ایام میں ہمیں جہاں عبادات کا حق صحیح رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے وہاں سنت نبوی کے تابع بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کی بھی توفیق بخشے کیونکہ یہ بھی عبادت کا ہی حصہ ہے۔

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ تحریک جدید کے آغاز سے ہی ہر سال سیدنا حضرت امیر المومنین کی خدمت اقدس میں بغرض دُعائے خاص اُن مخلصین کی فہرست بھجوائی جاتی ہے جو 29 رمضان المبارک سے قبل اپنا حصہ چندہ تحریک جدید سو فیصد ادا کر دیتے ہیں۔ چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کے بارہ میں بانی تحریک جدید سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں۔ "مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اُٹھا کر دین کی مضبوطی کیلئے کوشش کی اور وہ انکی اولادوں کا خود متکفل ہوگا۔ اور آسمانی نور ان کے سینوں سے اُبل کر نکلتا رہے گا اور دُنیا کو روشن کرتا رہے گا" (انیس سالہ کتاب صفحہ 14)

اسی طرح حضورؓ فرماتے ہیں۔ "تحریک جدید کا کام ان مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مستحق ہوں گے جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہؓ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے خاص مورد ہوئے" (خطبہ جمعہ 18 نومبر 1938ء)

پس سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے یہ بصیرت افروز ارشادات ہر فرد جماعت کو دعوت فکر و عمل دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان مبارک الفاظ کے پس پردہ چھپے ہوئے عظیم پیغام کو سمجھنے اور اُس پر دل و جان سے عمل پیرا ہوتے ہوئے 15 ماہ رمضان المبارک تک اپنا چندہ تحریک جدید صدفی صد ادا کر کے پیارے آقا کی مقبول بارگاہ الٰہی دُعاؤں سے وافر حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ سیکرٹریان تحریک جدید سے گزارش ہے کہ وہ سو فیصد چندہ تحریک جدید ادا کرنے والے مخلصین کی فہرستیں ساتھ کے ساتھ دفتر وکالت مال کو ارسال کریں تا کہ دفتر کی طرف سے جو دعائیہ فہرست حضور انور کی خدمت میں ارسال کی جاتی ہے اس میں اس کے اسماء گرامی بھی شامل کئے جاسکیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

روزوں کی برکات اور ہمارے فرائض

از خطبه جمعه فرموده حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمه الله
10/جون 1983ء۔بمقام مسجد اقصیٰ۔ربوہ

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور رحمہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی آیات 184 تا187 کی تلاوت کی اور پھر فرمایا:

''یہ جمعہ جو ہم آج پڑھ رہے ہیں یہ رمضان شریف سے پہلے آخری جمعہ ہے اور انشاء اللہ آئندہ جمعہ رمضان المبارک کے ایام میں آئے گا اس لئے آج کے خطبے کے لئے میں نے وہ آیات چنی ہیں جن کا تعلق رمضان المبارک سے ہے اور جن میں روزہ رکھنے سے متعلق ہدایات دی گئی ہیں اور اس کے فوائد سے آگاہ کیا گیا ہے۔

پہلے لوگوں پر روزے فرض کئے گئے کے دو مفہوم

سب سے پہلے تو اللہ تعالیٰ مومنوں کو یہ بتاتا ہے کہ تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض کئے گئے تھے ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اس کے دو مفہوم ہوسکتے ہیں۔ایک تو یہ کہ پڑھنے والا یہ سمجھے گا کہ اللہ تعالیٰ یہ فرمارہا ہے کہ دیکھو،ہم صرف تم پر ہی سختی نہیں کررہے بلکہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی کافی سختی ہوئی تھی اس لئے جہاں وہ بے چارے روزوں میں پکڑے گئے وہاں تم بھی پکڑے جارہے ہو،تو کیا فرق پڑتا ہے۔لیکن یہ مفہوم ہرگز یہاں مراد نہیں ہے۔

دوسرا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے پہلوں کو بھی ایک نعمت عطا کی تھی۔تم اس رسول کے ماننے والے ہو جس نے نعمتوں کو تمام کردیا اور درجہ کمال تک پہنچا دیا اس لئے تمہارا زیادہ حق بنتا ہے کہ ہم یہ نعمت تمہیں عطا کریں۔﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ کیونکہ روزوں کا نتیجہ تقویٰ ہے اور تقویٰ کی تعلیم سب سے زیادہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی اس لئے ضرور تھا کہ پہلوں سے زیادہ شان کے ساتھ تم پر روزے فرض کئے جاتے۔

گزشتہ مذاہب میں روزوں کے تصور کا قرآنی دعویٰ

﴿مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ میں قرآن کریم اس طرف بھی اشارہ فرمارہا ہے کہ کوئی بھی مذہب ایسا نہیں جس میں روزے فرض نہ کئے گئے ہوں اور تاریخ میں اس کا ذکر ملتا ہے۔چنانچہ انسائیکلو پیڈیا برٹینکا اس مضمون پر لکھتا ہے کہ دنیا میں جتنے بھی مذاہب آئے ہیں ان میں ایک بھی ایسا نہیں جو روزے کے تصور سے خالی رہا ہو(انسائیکلو پیڈیا برٹینکا زیر لفظ Fasting)۔یہ تحقیق اگرچہ آج کے زمانہ میں آسان ہے کیونکہ ساری دنیا کے مختلف تاریخی حالات مجتمع ہوچکے ہیں اور کتابی صورتوں میں انسان کی دسترس میں آچکے ہیں مگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ بتایا جارہا تھا تو دنیا کے مذاہب کی بھاری اکثریت ایسی تھی جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع پانے کو کوئی بھی ذریعہ میسر نہیں تھا اس لئے سب سے پہلے تو توجہ اس طرف منعطف ہوتی ہے کہ عجیب شان کا رسولؐ ہے اور عجیب شان کا کلام اس پر نازل ہورہا ہے کہ ساری دنیا کے متعلق ایک ایسا دعویٰ کرتا ہے جس کے متعلق کوئی عقلی وجہ موجود نہیں کہ وہ تحدی سے کیا جاسکے اور پھر وہ درست بھی ثابت ہو۔لیکن آج کے زمانے کا انسان جب کامل تحقیق اور ہر قسم کی جستجو کے بعد ایک نتیجہ نکالتا ہے تو وہ بعینہٖ وہی نتیجہ نکالتا ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آج سے چودہ سو سال پہلے بتادیا گیا تھا۔

جب آپ تحقیق کریں گے تو آپ کے سامنے دوسرا پہلو یہ آئے گا کہ جس باقاعدگی اور نظام کے ساتھ،جس تفصیل کے ساتھ اور جتنی زیادہ پابندیوں کے ساتھ مسلمانوں پر روزے فرض ہوئے ویسے کبھی کسی قوم پر فرض نہیں ہوئے۔بائبل میں روزوں کا ذکر ملتا ہے۔مثلاً دسویں محرم کے متعلق آتا ہے کہ یہ وہ دن تھا جب فرعون کے ظلموں سے بنی اسرائیل کو نجات دی گئی تھی۔چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم میں آتا ہے کہ اس دن کو یاد رکھو اور روزہ رکھو (احبار باب ۱۴:۲۹۔۳۴)۔لیکن روزوں کا پورا ایک مہینہ فرض ہونا پہلے کبھی کسی قوم میں نظر نہیں آتا۔علاوہ ازیں روزے کے متعلق جو تفصیلی ہدایات ہیں ان میں بھی بڑا فرق ہے۔بعض پرانے مذاہب میں روزہ اس شکل میں ملتا ہے کہ آگ پہ پکی ہوئی چیز نہیں کھانی،پھل جتنا چاہو کھالو،فلاں چیز نہیں کھانی اور فلاں نہیں کھانی،پانی پی سکتے ہو،دودھ پی سکتے ہو۔تو یہ روزہ اسلامی روزے کے مقابل پر محض برائے نام اور سرسری سا روزہ بن جاتا ہے۔پھر بعض مذاہب میں روزے کے ساتھ یہ بھی تاکید ہے کہ کام نہیں کرنا۔یہ بھی عجیب بات ہے کہ کام کا بھی روزہ ہے۔تو جس کو کام سے چھٹی مل جائے اس کا روزہ تو اور بھی آسان ہوجائے گا۔یعنی بظاہر یہ ایسی پابندی ہے جو اسلامی روزے میں نہیں ہے۔لیکن عملاً یہ پابندی نہیں ہے بلکہ رخصت لینے پر مجبور کردیا گیا ہے کہ تم لوگ کمزور ہو تم میں طاقت نہیں ہے کہ دنیا کے کام کرو اور ساتھ روزہ بھی رکھ سکو اور اس کا حق بھی ادا کرسکو،ایسے لوگ بعد میں آئیں گے جو یہ کام کرسکیں گے۔

اسلامی روزے کا مقصود

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے کی جو تعلیم دی گئی ہے وہ ہر لحاظ سے کامل بھی ہے اور زیادہ مشقت طلب بھی ہے لیکن اس کے باوجود یہ وضاحت کردی گئی کہ مشقت ڈالنا ہرگز مقصود نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ اس مضمون کو خوب کھول کر بیان کردیتا ہے۔اس کی ضرورت بھی اس لئے پیش آئی کہ جب انسان اسلامی روزے کی تعلیم پر غور کرتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے کہ پہلے لوگوں پر اس کا عشر عشیر بھی فرض نہیں تھا اس لئے یہ وہم دل میں پیدا ہوسکتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ سختیوں سے خوش ہوتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ یہ پسند کرتا ہے کہ میرے بندوں پر بوجھ پڑے اور وہ تنگی محسوس کریں اور اس کے نتیجے میں محض تنگی اور محض تکلیف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا موجب بن جاتی ہے؟ جیسا کہ بعض مذاہب میں یہ تصور پایا جاتا ہے۔پس اللہ تعالیٰ وضاحت فرماتا ہے کہ ہرگز ایسا نہیں۔چنانچہ سہولتیں بھی دیتا چلا جاتا ہے اور پھر حکمتیں بھی بیان کرتا ہے کہ مقصد تقویٰ کو بڑھانا ہے۔مراد مقصود زندگی عطا کرنا ہے سختی پیدا کرنا ہرگز مراد نہیں۔یہ ضمنی چیز ہے۔مقصود بالذات نہیں ہے۔

﴿اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ﴾ فرماتا ہے چند گنتی کے دن ہی تو ہیں۔سارے سال میں سے صرف ایک مہینہ ہے۔گویا موصی جو دسواں حصہ دیتا ہے اس سے بھی کم،البتہ اگر رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لیں تو پھر وصیت کا حق یعنی سال کا 1/10 بن جاتا ہے اور اس کا مضمون بھی پورا ہوجاتا ہے۔بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم پر یہ بہت معمولی بوجھ ہے اور جتنے فوائد ہیں ان کے مقابل پر یہ کچھ بھی نہیں ہے۔گنتی کے چند دن آتے ہیں اور گزر جاتے ہیں۔بعض لوگوں کے دل میں خوف پیدا ہورہا ہوتا ہے اور بعض لوگ ان دنوں سے یہ حسرتیں لے کر گزر رہے ہوتے ہیں کہ پتہ نہیں اگلے سال پھر یہ دن دیکھنے نصیب بھی ہوں گے یا نہیں۔مگر دونوں قسم کے لوگوں کے دن تھوڑے ہی ہوتے ہیں۔سختی اور تنگی ترشی محسوس کرنے والوں کے دن بھی گزر جاتے ہیں اور دل میں حسرتیں لئے ہوئے لوگوں کے دن بھی گزر جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ہیں وہ روزے جو تم پر فرض کئے گئے لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا قرآن کریم فرماتا ہے سختی کی خاطر فرض نہیں کئے گئے۔اللہ تعالیٰ تم پر سختی وارد کرنے سے خوش نہیں ہوتا ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ﴾ تم میں سے جو بیمار ہو یا مسافر ہو ﴿فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾ اس کے لئے فرض ہے کہ بعد کے دنوں میں روزوں کو پورا کرے۔اس میں ایک سہولت دے دی گئی۔سختی کے روزے مثلاً انتہائی گرمی کے روزے جو اب آنے والے ہیں ان میں کوئی شخص اگر بیمار ہوجاتا ہے یا سفر پر ہوتا ہے،اس پر یہ فرض نہیں ہے کہ وہ ضرور انہی دنوں میں گرمی کی سختی میں روزے رکھے۔اگر وہ بعد میں سردیوں کے آسان روزے بھی رکھ لیتا ہے تب بھی اس کا فرض پورا ہوجاتا ہے۔اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ سختی اللہ تعالیٰ کے پیش نظر نہیں۔

روزے اور فدیہ

﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ اس پر بہت سی بحثیں اٹھائی گئی ہیں کہ ﴿يُطِيْقُوْنَهٗ﴾ سے کیا مراد ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ اس کے جو مختلف پہلو ہیں وہ ہر امکان پر حاوی ہوجاتے ہیں۔یہ کہنا درست نہیں ہے کہ بعض مفسرین کے معنی ٹھیک ہیں اور دوسرے مفسرین کے غلط۔امر واقعہ یہ ہے کہ انسانی زندگی کے حالات میں دونوں قسم کے مواقع بلکہ کئی قسم کے ایسے مواقع پیدا ہوتے ہیں جن پر اس حصے کے مضمون کو پھیر کر منطبق کریں تو ہر موقع پر آیت چسپاں ہوجاتی ہے۔سب سے پہلے تو ﴿يُطِيْقُوْنَهٗ﴾ مثبت ترجمہ ہے۔یعنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ لوگ جو فدیہ کی طاقت رکھتے ہیں۔فرمایا ہم رخصت تو تمہیں دے رہے ہیں۔بیمار ہو یا سفر پر ہو تو بے شک بعد میں روزے پورے کرلو لیکن روزہ نہ رکھنے کا تمہیں جو غم لگ جائے گا کہ سارے لوگ روزہ رکھ رہے ہیں اور ہم محروم رہ رہے ہیں،ہم تمہیں اس بوجھ کو ہلکا کرنے کی ایک ترکیب بتاتے ہیں کہ تم کسی غریب کو کھانا کھلا دیا کرو۔اس سے تمہیں جو لذت حاصل ہوگی وہ اس غم کو کم کردے گی کہ تم روزہ نہیں رکھ سکے۔پس ﴿يُطِيْقُوْنَهٗ﴾ سے یہ مراد ہے کہ جن کو طاقت ہو،جن کے اندر استطاعت ہو کہ وہ غریب کو کھانا کھلاسکیں ان کے لئے بڑی سہولت ہے کہ وہ یہ کام کریں۔اس طرح ان کا یہ غم کہ ہم روزے سے محروم رہ گئے کسی حد تک کم ہوجائے گا۔

لیکن اس ترجمے پر بعض دوسرے مفسرین کو اعتراض ہے کہ ﴿يُطِيْقُوْنَهٗ﴾ میں ضمیر ﴿فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ کی طرف پھیری گئی ہے لیکن اس کا ذکر بعد میں آرہا ہے اور یہ اعلیٰ ادبی تقاضوں کے خلاف ہے کہ جس کا آپ ذکر کررہے ہیں وہ بعد میں آئے اور ضمیر اس کی طرف پہلے پھیر دیں اس لئے انہوں نے کہا کہ یہ فصاحت و بلاغت کے خلاف ہے۔دوسرے ان کو یہ اعتراض بھی پیدا ہوا کہ اگر ''ہٗ'' کی ضمیر ﴿فِدْيَةٌ﴾ کی طرف پھیریں تو فدیہ تو مونث ہے لیکن ضمیر مذکر کی پھیری گئی ہے یعنی ﴿يُطِيْقُوْنَهٗ﴾ میں ''ہٗ'' مذکر کے لئے ہے اگر مونث کی طرف ضمیر پھیرنی ہو تو ﴿يُطِيْقُوْنَهَا﴾ چاہئے تھا۔

ان دونوں باتوں کا بہترین جواب حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے دیا ہے۔آپ کہتے ہیں کہ جہاں تک اول الذکر اعتراض کا تعلق ہے۔﴿فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ نحوی لحاظ سے باعتبار رتبہ کے مقدم ہے گویا فی الحقیقت مبتداء ہے جو بہرحال پہلے ہوتا ہے اور یہ متعلق خبر ہے۔یہ عربی کی بحث ہے زیادہ تفصیل میں میں اس وقت نہیں جاؤں گا مگر مختصراً یہ کہ اس اعتراض کو انہوں نے یہ کہہ کر حل کردیا کہ فِدْيَةٌ کا مقام باعتبار رتبے کے پہلا ہے کیونکہ مبتداء کا اصل مقام ہمیشہ پہلے ہی ہوتا ہے لیکن بعض دفعہ جملوں میں بعض قوانین کے تابع تقدیم تاخیر ہوجاتی ہے۔اس لئے یہ اعتراض رد ہوجاتا ہے اور فصاحت و بلاغت پر اس کا کوئی برا اثر نہیں پڑتا۔

دوسرے اعتراض کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ اگرچہ لفظ ﴿فِدْيَةٌ﴾ مؤنث ہے مگر ﴿طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ اس کا بدل یعنی قائم مقام ہے جو مذکر ہے اور اصل مراد طعام مسکین ہے یعنی غریب کو کھانا کھلانا ﴿فِدْيَةٌ﴾ کا معنی ہوگا بطور فدیہ غریب کو کھانا کھلانا۔پس چونکہ اصل ﴿طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے مذکر کی ضمیر اس طرف پھیر دی۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے یہ دو وجوہات بیان فرمائی ہیں۔ایک تیسری وجہ جو انہوں نے بیان نہیں فرمائی وہ واضح ہے کہ اگر مؤنث کی ضمیر پھیری جاتی تو دوسرے معانی جو اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا تھا وہ پیدا نہ ہوسکتے کیونکہ پھر ضمیر صیام کی طرف نہیں پھر سکتی تھی اور اس میں بھی ایک نئے معنی پیدا ہوجاتے ہیں۔اس لئے یہ فصاحت و بلاغت کا کمال ہے نہ کہ فصاحت و بلاغت سے گرنا کہ ضمیر کو اس طرح چنا گیا کہ بظاہر جو

مونث ہے اس کی طرف بھی پھیری جاسکتی ہے اور جو مذکر ہے اس کی طرف بھی جاتی ہے اور مضمون میں بڑی وسعت پیدا ہو جاتی ہے (الفوز الکبیر: صفحہ ۱۸)

اگر یہ کہا جائے کہ ﴿یُطِیْقُوْنَہٗ﴾ سے مراد روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو اس سے تو مضمون الٹ پلٹ اور بے معنی ہو جاتا ہے۔ یہ تو بڑی واضح اور سمجھ میں آنے والی بات ہے کہ ﴿یُطِیْقُوْنَہٗ﴾ سے مراد ﴿فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ﴾ ہے اور خدا تعالیٰ یہ فرمانا چاہتا ہے کہ وہ لوگ جو کھانا کھلانے کی طاقت رکھتے ہوں ان کو ہم یہ نصیحت کرتے ہیں کہ جن دنوں وہ روزہ نہ رکھ سکیں وہ غریبوں کو کھانا کھلائیں تا کہ ان کو تسکین ملے کہ وہ بھی کسی نہ کسی رنگ میں عبادت میں شامل ہیں۔ مگر اس کے کیا معنی ہوئے کہ جو لوگ روزے کی طاقت رکھتے ہیں وہ کھانا کھلائیں۔ جو روزے کی طاقت رکھتے ہیں کا جواب تو یہ ہونا چاہئے کہ وہ روزہ رکھیں نہ کہ دوسروں کو کھانا کھلا کر چھٹی کر جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ﴿یُطِیْقُوْنَہٗ﴾ کے یہ معنی بیان فرمائے ہیں کہ جو طاقت نہ رکھتے ہوں۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء)

بعض مفسرین نے بھی یہی معنی کئے ہیں لیکن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حوالہ دوں گا۔ ﴿یُطِیْقُوْنَہٗ﴾ ایک ایسا فعل ہے جس میں منفی معنی بھی پائے جاتے ہیں کیونکہ باب افعال میں یہ خوبی پائی جاتی ہے کہ بعض دفعہ وہ مثبت معنی دیتا ہے اور بعض دفعہ وہی باب منفی معنی بھی دے دیتا ہے۔ اس لحاظ سے جب ﴿یُطِیْقُوْنَہٗ﴾ میں "ہٗ" کی ضمیر صیام کی طرف پھیری جائے گی تو یہ مطلب بنے گا کہ وہ لوگ جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ غریب کو کھانا کھلائیں۔

لیکن اس کا کیا مطلب ہے کہ جو روزے کی طاقت نہیں رکھتے وہ غریب کو کھانا کھلائیں؟ کیونکہ جو طاقت نہیں رکھتے ان کو تو اللہ تعالیٰ چھٹی دے چکا ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھیں۔ اس میں دراصل ایک اور مضمون پیدا ہو جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ بعد میں ہر آدمی روزہ نہیں رکھ سکتا۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو وقتی بیمار ہوتے ہیں۔ چند دن بیمار ہوئے پھر صحت ہو گئی اور ان کو یہ تسلی ہو گئی کہ ہم بعد میں روزے رکھ لیں گے اور دراصل ان کا روزہ رکھنا ہی پہلے روزوں کا فدیہ ہے۔ پھر مسافر ہوتے ہیں جن کو عارضی سفر لاحق ہے اس کے بعد وہ فارغ ہو جاتے ہیں۔ لیکن کچھ بیمار ایسے ہوں گے جو دائم المرض ہیں یا عمر کے ایسے حصے کو پہنچ چکے ہیں کہ وہ روزے کی طاقت ہی نہیں رکھتے۔ وہ کیا کریں گے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کے لئے بھی میں ایک تسلی کا سامان رکھتا ہوں۔ وہ یہ دکھ محسوس نہ کریں کہ اب ہم کبھی بھی روزہ نہیں رکھ سکیں گے۔ وہ غریبوں کو کھانا کھلائیں اور اس طرح ان کے ساتھ شریک ہو جائیں۔

روزہ نام ہے غریب کے ساتھ دکھ بانٹنے کا

سوال یہ ہے کہ روزے اور غریب کو کھانا کھلانے کا کیا تعلق ہے؟ وہ تعلق دراصل یہ ہے کہ روزے میں انسان خود غریب بنتا ہے اور غریب کا دکھ بانٹ رہا ہوتا ہے۔ پھر روزے کا ایک یہ پہلو بھی ہے کہ جب وہ غریب کو کھانا کھلاتا ہے تو اپنا سکھ اسے دے رہا ہوتا ہے۔ دونوں جگہ غریب کو فائدہ پہنچ رہا ہوتا ہے۔ پس روزے کے بے شمار فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ ایسے امرا جن کو وافر اور کئی انواع کا کھانا میسر ہے وہ اگر روزہ نہ رکھیں تو ساری عمر ان کو پتہ ہی نہیں لگ سکتا کہ بھوکے پیٹ کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟ شدید پیاس میں مبتلا انسان کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟ بھوکا ہو اور پھر کام کر رہا ہو اس کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟ امیر جان نہیں سکتا کہ بھوک بعض دفعہ کام پر مجبور کر رہی ہوتی ہے کیونکہ کام کے بغیر بھوک نہیں مٹتی۔ جتنا زیادہ کام کرتا ہے اتنی زیادہ بھوک بھڑکتی ہے۔ یہ سارے احساسات اور کیفیات ایسی ہیں کہ جب تک کوئی ان میں سے نہ گزرے اس کو ان کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔

دنیا کی باقی قوموں میں کوئی ایسا جبری نظام نہیں ہے کہ ہر امیر کو مجبور کر دیا جائے کہ کم از کم ایک مہینہ اپنے غریب بھائیوں کا دکھ محسوس کرو اور ان کا دکھ اپنے اوپر وارد کرو تا کہ تمہیں احساس ہو کہ معاشرہ کیا ہوتا ہے؟ اسلامی روزہ یہ احساس پیدا کرتا ہے جو روزہ رکھنے والے ہیں وہ جب کسی سے مزدوری لے رہے ہوتے ہیں تو ان کے دل کی اور کیفیت ہوتی ہے جو بے روزگار ہیں جن کو کوئی اندازہ ہی نہیں کہ بھوک کیا ہوتی ہے اور بھوک سے کام میں کیا مشکل پڑتی ہے ان کے دل کی اور کیفیت ہوتی ہے۔ اول الذکر یعنی جو روزہ رکھنے والے ہیں اور کام لے رہے ہوتے ہیں ان کے احساس کے نتیجے میں معاشرے میں بڑا حسن پیدا ہو جاتا ہے۔ معاشرے میں انسانی قدریں آجاتی ہیں۔ غریب اور امیر میں دوری بڑھتی نہیں بلکہ فاصلے کم ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات وہ مزدوروں کو خود روکتے ہیں کہ ٹھہرو، ہم تمہیں پانی پلاتے ہیں، ہم تمہارے لئے کھانے کا انتظام کرتے ہیں، ایسی سہولتیں مہیا کرتے ہیں جو ان کے Contract یا معاہدے میں شامل نہیں ہوتیں۔ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کم از کم ایک مہینہ روزے کی ٹریننگ دے چکا ہوتا ہے۔ چنانچہ اس سے دوری کی بجائے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے لیکن بعض ظالم ایسے ہیں (اور بڑی کثرت سے ایسے لوگ ملتے ہیں) جو مزدور سے کام لے رہے ہوتے ہیں اور ساتھ گالیاں بھی دے رہے ہوتے ہیں کہ تم سے چلا نہیں جاتا، دوڑو، تیزی سے کام کرو، اپنا وقت پورا کرو۔ حالانکہ اس غریب کے پیٹ میں روٹی نہیں ہوتی۔ کمزوری محسوس ہو رہی ہوتی ہے۔ گرمی میں اور سردی میں اس کی جان نکل رہی ہوتی ہے اور یہ ظالم پوری طرح بے حس اور بے تعلق ہو کر مزدوروں سے زبردستی کام لے رہے ہوتے ہیں گویا وہ کسی دوسری دنیا کی مشین ہیں۔

پس انسانی قدروں کو بڑھانے کے لئے روزہ ایک بہت ہی اہم چیز ہے۔ روزہ نام ہے غریب کے ساتھ دکھ بانٹنے کا۔ جب آپ مجبوراً دکھ نہیں بانٹ سکتے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پھر سکھ بانٹو۔ اپنے سکھ غریبوں کو دو اور اس طرح ان کے ساتھ شریک ہو جاؤ۔ جو نعمتیں تمہیں ملی ہیں وہ ان کو بھی عطا کرو۔ چنانچہ فدیے میں یہ روح رکھی کہ ہر شخص اپنی توفیق کے مطابق فدیہ دے۔ فدیہ جس کو دینا ہے اس کی حیثیت کے مطابق نہیں دینا۔ اس فلسفے کو اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر بڑا نمایاں کر دیا ہے کہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس غریب کو تو ایک روٹی اور پیاز کافی ہے اس لئے میں ایک روٹی اور پیاز دے دوں گا اور میرا فدیہ پورا ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی اجازت نہیں دیتا۔ سکھ تو نہ بانٹا گیا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے سکھوں میں غریبوں کو شریک کرو اگر تم اپنے لئے اعلیٰ نعمتیں استعمال کرو اور نہایت اونچی قسم کے کھانے کھاؤ تو فدیہ تب ہوگا جب غریبوں کو بھی ویسا ہی کھانا کھلاؤ تا کہ ان کو بھی اندازہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کیا کیا نعمتیں دی ہوئی ہیں ان کو بھی اپنے ساتھ شریک کریں۔ سارا سال نہ سہی ایک مہینہ ہی وہ تمہارے ساتھ شریک ہو جائیں۔ پس بہت سے جو مصالح ہیں ان میں سے یہ ایک دو مصالح ہیں جن کا ﴿وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ﴾ میں ذکر ہے۔

﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ﴾ فدیہ ان پر فرض ہوگا جو روزہ نہیں رکھ سکتے۔ ﴿وَعَلَی الَّذِیْنَ﴾ میں جو فرض کے معنی پائے جاتے ہیں ان کا تعلق ﴿یُطِیْقُوْنَہٗ﴾ کے منفی معنوں کے ساتھ ہے۔ مراد یہ ہے کہ ایسے اشخاص جو روزے کی طاقت سے مستقلاً محروم ہو چکے ہیں ان کو لازماً فدیہ دے کر روزے کا حق ادا کرنے کا ایک اور طریق اختیار کرنا چاہئے اور یہ ان پر لازم ہے جن کے اندر فدیہ دینے کی طاقت ہے۔ اگر اتنا غریب ہے کہ اپنے لئے بھی کھانا میسر نہیں تو اس کو اللہ تعالیٰ مستغنی فرما دیتا ہے۔ اس آیت میں یہ دونوں مفہوم پائے جاتے ہیں۔ اب فرمایا کہ ہم جانتے ہیں ہمارے بندوں میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جو بعد میں روزہ رکھ بھی سکتے ہوں تب بھی ان کو بے قراری ہو گی کہ ہم کیوں محروم رہ رہے ہیں۔ فرمایا ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا﴾ ایسی اطاعت کی روح رکھنے والے جو اطاعت کی روح میں درجہ کمال رکھتے ہیں، خدمت کے کاموں میں پیش پیش ہیں اور دین کے کاموں میں آگے بڑھنے والے ہیں، اگر وہ اپنی طرف سے فدیہ دینا چاہیں تو ان کے لئے منع تو نہیں ہے۔ قطع نظر اس کے کہ وہ روزے کی طاقت رکھتے ہوں یا نہ رکھتے ہوں۔ جب وہ روزہ چھوڑیں تو فدیہ دیں۔ اس طرح ہم ان کو اس لذت میں شریک کر لیتے ہیں ﴿فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ﴾ اور یہ بتا دیتے ہیں کہ یہ ان کے لئے بہتر ہوگا یعنی ساتھ فدیے کا طوعی نظام بھی جاری فرما دیا۔

﴿وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ یہاں پہنچ کر اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کو جھنجھوڑا ہے۔ بہت سے بیمار ایسے ہیں جو دل کے بھی بیمار ہوتے ہیں۔ بہت سے بیمار ایسے ہوتے ہیں جو جسم سے زیادہ روح کے بیمار ہوتے ہیں ان کو روزہ چھوڑنے کا بہانہ چاہئے۔ ان کو چھینک آجائے تو وہ سمجھتے ہیں روزہ چھوڑ دینا چاہئے۔ ان کی طبیعت ذرا اداس ہو جائے تو وہ سمجھتے ہیں بیمار ہو گئے ہیں، روزہ چھوڑ دینا چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ چھوڑ دینے کی جو اجازت ہے وہ تمہارے لئے نقصان کا سودا ہے فائدے کا سودا نہیں ہے۔ تمہاری مجبوریوں کو پیش نظر رکھ کر اللہ تعالیٰ نے روزہ چھوڑنے کی اجازت دی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو روزہ رکھتا ہے وہ اس آدمی کی نسبت بہت بہتر ہے جو مجبوراً روزہ چھوڑتا ہے اس لئے عقل سے کام لینا اور اپنے فائدے کے خلاف کوئی فعل نہ کرنا۔ اپنے نفس کے خلاف فیصلہ نہ کر دینا کہ بظاہر تم آسانی میں پڑ رہے ہو لیکن حقیقت میں، بہت بڑا گھاٹا کھا رہے ہو۔

روزہ کی جزا

وقت کی رعایت سے اس وقت میں درمیانی حصے کو ترک کر رہا ہوں اور آخری حصہ جو مدعا اور مقصود اور مطلوب ہے روزوں کا اس کو بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ﴾ کہ جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ میں کہاں ہوں اور مجھے کیسے پایا جا سکتا ہے؟ ﴿فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ﴾ تو تیرے جواب دینے سے پہلے ہم ان کو بتا رہے ہیں کہ میں ان کے قریب ہوں۔ یہ نہیں فرمایا کہ اے رسولؐ! تو ان سے کہہ دے کہ میں قریب ہوں بلکہ فرمایا میں خود کہتا ہوں کہ میں قریب ہوں ﴿اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ﴾ میں ان کی دعوت کا جواب دیتا ہوں، ان کی پکار کو سنتا ہوں اور قبول کرتا ہوں لیکن یہ یکطرفہ راستہ نہیں ہے۔ وہ یہ نہ سمجھیں گویا اللہ تعالیٰ ان کا نوکر بن گیا ہے کہ وہ حکم دیتے چلے جائیں اور اللہ تعالیٰ منظور کرتا چلا جائے گا۔ فرمایا یہ تعلق کا دو طرفہ رستہ ہے۔ ﴿فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ﴾ وہ میری باتوں کا بھی جواب دیا کریں اور ان کے فوائد کی خاطر جو نصیحتیں میں ان کو کرتا ہوں ان پر عمل کیا کریں، تب یہ رشتہ چلے گا اور یہ نصیحتیں وہ ہیں جو اس سے پہلے روزے کے متعلق کی جا چکی ہیں۔

الغرض روزے کا اللہ تعالیٰ خود جواب ہے وہ خود اس کا پھل ہے اور اسی پھل کی طرف مذکورہ بالا آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ فرمایا اگر تم مجھے ڈھونڈتے ہو تو روزے کی عبادت اختیار کرو یہ کامل عبادت ہے۔ اس عبادت کے بعد تم سب سے اعلیٰ جنتیں حاصل کر لو گے اور وہ میری رضا کی جنتیں ہیں۔ دنیا میں کوئی عبادت بھی ایسی متصور نہیں ہو سکتی جو ساری عبادتوں کی جامع ہو سوائے روزے کے۔ اس میں ہر چیز آجاتی ہے۔ بدنی، جسمانی، جذباتی، روحانی غرض عبادت کا کوئی پہلو ایسا نہیں ہے جو روزے میں نہ آتا ہو۔ اس لئے اللہ تعالیٰ خود روزے کا مقصود بن جاتا ہے۔

اس مضمون کی احادیث تو بکثرت ملتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ قرآن کریم میں اس طرف کہاں اشارہ ہے؟ سو اول تو یہاں، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، روزے کا مقصود اللہ تعالیٰ کی ذات کو قرار دیا گیا ہے، روزوں کے حکم کے معاً بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کو رکھ دیا۔ فرمایا اگر روزے رکھو گے تو میں تمہارے قریب آجاؤں گا، اگر عبادتوں کا حق ادا کرو گے تو میں تمہارے پاس ہوں گا لیکن اس سے پہلے جو آیات گزری ہیں ان میں بھی اس مضمون کو بڑے عجیب طریق پر بیان فرمایا۔ چنانچہ فرماتا ہے: ﴿شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ﴾۔ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا۔ اس پر بہت سے علماء نے بحث اٹھائی کہ قرآن کریم کا آغاز تو ہو سکتا ہے رمضان شریف میں ہوا ہو لیکن یہ کہنا کہ رمضان میں ہی قرآن اتارا گیا، درست نہیں ہے۔ قرآن کریم تو نبوت کے سالوں میں مختلف وقتوں میں اترتا رہا ہے۔ اس کا جواب بعض مفسرین نے یہ دیا کہ اصل بات یہ ہے کہ رمضان میں ایک دفعہ پورے کا پورا قرآن نازل ہو جایا کرتا تھا جبکہ سال کے باقی حصے میں ایسا نہیں ہوتا تھا۔ پس ﴿اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ﴾ سے مراد یہ ہو گی کہ آنحضور ﷺ کو جبرائیل رمضان شریف میں قرآن دہرایا کرتا تھا یہاں تک کہ جب

قرآن مکمل ہوگیا تو پھر جو رمضان آیا ہوگا اس میں لازماً سارا قرآن ایک دفعہ اتر گیا۔

یہ معنی بھی درست ہیں۔ ان کو غلط نہیں کہا جاسکتا کیونکہ قرآن کریم کے بہت سے بطون ہیں مگر حضرت مصلح موعودؓ نے جو ترجمہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ رمضان وہ مہینہ ہے جس کے بارے میں گویا سارا قرآن اتارا گیا ہے۔ یعنی قرآن شریف کیوں اتارا گیا ہے؟ اس کا جواب دیا کہ رمضان شریف کے متعلق اتارا گیا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم از افاضات حضرت مصلح موعود صفحہ ۳۹۴۔ زیر آیت شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن)

اب بظاہر تو قرآن شریف بہت زیادہ وسیع ہے اور رمضان کے جو احکامات ہیں وہ محدود ہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اگر آپ تجزیہ کریں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی کہ قرآن کریم جس جس مقصد کی خاطر اتارا گیا ہے وہ سارے مقاصد رمضان شریف میں پورے ہو جاتے ہیں۔ ایک بھی مقصد بلکہ اس کا ایک ذرہ بھی رمضان شریف سے باہر نہیں رہ جاتا۔ عبادت کی جتنی بھی قسمیں بیان ہوئی ہیں وہ ساری روزوں کے اندر آجاتی ہیں۔ خدمت خلق کی جتنی قسمیں بیان ہوسکتی ہیں وہ ساری روزہ کے اندر آجاتی ہیں۔ روزہ ہمدردی کی انتہا بھی سکھاتا ہے اور خشوع وخضوع کا کمال بھی انسان کو عطا کرتا ہے، عجز کی راہیں بھی بتاتا ہے اور غریبوں کو اٹھا کر اپنے ساتھ شامل کرنے کے طریق بھی انسان کو سکھاتا ہے۔ غرضیکہ قرآن کریم کی ساری تعلیمات کا خلاصہ رمضان شریف ہے اور جو شخص رمضان میں سے سر جھکاتے ہوئے اور اس دروازے سے کامل طور پر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا رنگ اختیار کرتے ہوئے گزرے گا گویا اس نے قرآنی تعلیمات کا سارا پھل پالیا اور جو کچھ بھی قرآن لے کر آیا تھا وہ سارا اس کے نصیب میں آگیا۔

اس تشریح کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم احادیث نبوی پر غور کرتے ہیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بھی بات اپنی طرف سے نہیں کی۔ آپؐ نے روزے کی تمام خوبیاں جو بیان فرمائی ہیں وہ مبنی بر قرآن بیان فرمائی ہیں۔ آپؐ نے بعض اور آیات سے بھی استنباط فرمایا ہوگا۔ لیکن اس آیت ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ۔ هُدًى لِّلنَّاسِ﴾ سے تو بڑا واضح استنباط فرمایا کیونکہ وہی مضمون بیان فرماتے ہیں جو اس میں بیان ہوا ہے کہ قرآن کریم کا مقصود رمضان ہے۔ قرآن کریم کے سارے پھل رمضان سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ اس لئے گویا سارا قرآن رمضان کے بارے میں اتارا گیا ہے۔ چنانچہ وہ ساری خوبیاں جو عبادت کے ذریعے حاصل ہوسکتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی طرف منسوب فرمائیں۔ فرمایا باقی ساری عبادتیں ایسی ہیں جن میں بندے کے اغراض کا بھی دخل ممکن ہے مگر روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو خالصۃً اللہ کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ رمضان کے روزوں کو کلیۃً اپنا کہتا ہے کہ یہ میرے ہیں اور فرماتا ہے کہ باقی نیکیوں کی جزا تو مختلف قسم کی جنتیں ہیں مگر رمضان کی جزا میں خود ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم)

پس قرآن کریم کا سب سے اعلیٰ مقصد یعنی اللہ کو پالینا، یہ رمضان کے ساتھ وابستہ ہے۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بہت سے انداز ہیں رمضان کی خوبیاں بیان فرمانے کے، لیکن اب وقت نہیں ہے وہ انشاء اللہ بعد میں کسی وقت بتاؤں گا۔

اس وقت یہی کافی ہے کہ رمضان شریف تمام عبادتوں کا خلاصہ ہے، رمضان شریف تمام عبادتوں کا ارتقا ہے، رمضان شریف انسان کو اس مقصد کی طرف لے کر جاتا ہے جس کی خاطر انسان پیدا کیا گیا ہے، یہ انسان کو بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے میں بھی درجہ کمال تک پہنچاتا ہے اور اللہ کے حقوق ادا کرنے میں بھی درجہ کمال تک پہنچاتا ہے۔ اس کے باوجود بڑے ہی بدقسمت ہوں گے وہ لوگ جو رمضان کو پائیں اور خالی ہاتھ اس میں سے نکل جائیں۔ رمضان کی برکتوں میں سے ہو کے نکلیں لیکن یہ پانی ان کو نہ چھوئے اور چکنے گھڑے کی طرح ویسے کے ویسے وہاں سے آگے چلے جائیں۔ یہ بڑی بدقسمتی ہے۔ ایسی بدقسمتی ہے کہ آپ کروڑوں مسکینوں کو بھی کھانا کھلادیں تو بھی یہ نیکی اس نعمت کی محرومی کا بدلہ نہیں ہوسکتی اس لئے ہر وہ احمدی جو استطاعت رکھتا ہے اور اپنے نفس کا تجزیہ کر کے جانتا ہے کہ وہ بیمار نہیں ہے بلکہ صرف کمزوری محسوس کر رہا ہے، اس کو لازماً آگے بڑھنا چاہئے اور روزے رکھنے چاہئیں۔

روزہ کے فوائد و برکات

﴿أَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ﴾ چند گنتی کے دن ہیں۔ اس کی سختیوں کا پتہ بھی نہیں لگتا کہ کب گزر گئیں۔ اور سختیاں ایسی ہیں جو انسان کے بدن کو ہلکا کرتی چلی جاتی ہیں۔ جسم بھی ہلکے ہوتے چلے جاتے ہیں، روح بھی ہلکی ہوتی چلی جاتی ہے اور انسان زیادہ تیزی کے ساتھ آگے قدم بڑھاتا ہے۔ رمضان کے بعد ہر روزہ رکھنے والا یہ جانتا اور محسوس کرتا ہے کہ اگر اس نے روزہ نہ رکھا ہوتا تو پتہ نہیں وہ کس ذلت میں پڑا ہوا ہوتا۔ رمضان شریف بے انتہا کمزوریاں دور کر جاتا ہے اور بے انتہا نعمتیں عطا فرما دیتا ہے۔ روزے میں سے گزرنے کے بعد جس طرح ہلکے پھلکے بدن کے ساتھ انسان قدم اٹھاتا ہے روزہ نہ رکھنے والے اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ پھر کھانے کا مزا آتا ہے، پینے کا مزا آتا ہے۔ یعنی روحانی لذتیں تو الگ رہیں مادی لحاظ سے بھی رمضان میں سے گزرے بغیر اور اس کا حق ادا کئے بغیر انسان کو یہ اندازہ بھی نہیں ہوسکتا کہ پانی میں کیا لذت ہے اور کھانے میں کیا لذت ہے؟ روزہ دار کو صبح شام تھوڑا سا اس کا اندازہ ہوتا ہے لیکن رمضان کے بعد کہ جب چاہو، جو چاہو پی لو، جو چاہو کھالو، یہ احساس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اتنی نعمتیں عطا کی ہوئی ہیں کہ بڑی ناشکری ہے جو ہم شکر کئے بغیر ان سے گزرتے ہیں۔ اس لئے سچے شکر کی تعلیم بھی رمضان شریف دیتا ہے۔ ایک ایک گھونٹ پر اللہ کے احسانات یاد آتے ہیں اور جو پانی پینے کی مادی لذت میں نے بتائی ہے وہ اس روحانی لذت کے مقابل پر کچھ بھی نہیں رہتی جو مومن کو اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ پانی سے جسم کی پیاس بجھاتا ہے تو اس کی روح کی پیاس بھی ساتھ بجھ رہی ہوتی ہے۔ وہ کہتا ہے شکر ہے خدا کو دوبارہ یاد کرنے کا موقع میسر آگیا۔ اگر میں دو تین رمضان اسی طرح گزر جاتا تو پانی پینا اپنا حق سمجھ لیتا۔ خیال بھی نہ آتا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ پھر ہر گھونٹ پر خدا کی نعمتیں یاد آتی ہیں، اس کے احسانوں کا تصور دل کو مغلوب کر لیتا ہے اور روح اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔ پس رمضان شریف کے بے انتہا فوائد ہیں۔ آپ سر جھکاتے ہوئے اس رمضان سے گزریں اپنی روح کو بھی اور اپنے جسم کو بھی خدا کے حضور پیش کردیں۔ پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کے کیسے فضل نازل ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے حق میں فرماتا ہے ﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ﴾ یہ لوگ جو میری عبادت کا حق ادا کرتے ہیں یہ تجھ سے میرے متعلق پوچھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں میں ان کے قریب ہوں۔ لیکن یہ یاد رکھیں کہ میرے حقوق وہ ضرور ادا کریں کیونکہ میرے حقوق ادا کرنے کے نتیجے میں میں ان کو ملوں گا ورنہ یہ تعلق کا یکطرفہ رستہ نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم رمضان کا حق ادا کرتے ہوئے اس کی نعمتوں سے زیادہ سے زیادہ فوائد اٹھائیں۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ اس رمضان کو اس طرح ضائع نہ کردیں جس طرح اس سے پہلے بعض قوموں نے روزوں کو ضائع کردیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے ﴿مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ فرمایا تو اس میں یہ بتانا بھی مقصود تھا کہ تم سے پہلے بھی روزے فرض ہوئے تھے۔ تم سے پہلے بھی ایسے لوگ تھے جنہوں نے روزوں سے فائدہ اٹھایا لیکن جب ان کی تاریخ پر نظر ڈالو گے تو تمہیں یہ بھی محسوس ہوگا کہ بہت سے ایسے بدبخت اور بدقسمت بھی تھے جنہوں نے فائدے کی بجائے نقصان اٹھایا۔ انہوں نے بھی روزے پائے لیکن ایسے گندے حال میں پائے کہ وہ روزے ان کی عاقبت سنوارنے کی بجائے ان کو دین و دنیا سے محروم کر گئے۔ ان کا کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا۔ پس ان لوگوں کی طرح روزے نہ رکھنا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے متعلق تفصیل سے ذکر فرمایا ہے اور مومن کو ان کے سے افعال سے روکا ہے کہ دیکھو! یہ نہ کرنا، وہ نہ کرنا، جھگڑا نہیں کرنا، فساد نہیں کرنا، شہوات سے مغلوب نہیں ہونا، دکھاوا نہیں کرنا، ہر بدی سے رکنا ہے، ہر ظلم کو صبر سے برداشت کرنا ہے، کچھ لوگ تم پر زیادتیاں کریں گے۔ فرمایا ان کو ایک دفعہ نہیں، دو دفعہ کہو إِنِّيْ صَائِمٌ کہ میں روزے دار ہوں۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم باب وجوب فضل الصوم)

دو دفعہ کہنے میں کیا حکمت ہے؟ وہ حکمت یہ ہے کہ مومن کی تو عام شان بھی یہ ہے کہ وہ ظلم کا بدلہ ظلم سے نہیں دیتا اور جب جاہل اس سے مخاطب ہوتا ہے تو جواب میں جاہلانہ باتیں نہیں کرتا بلکہ سلام کہتا ہے ﴿وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا﴾ (الفرقان:64) پس ایسا مومن جس کی عام شان یہ ہو اگر وہ روزے دار بھی ہو تو تکرار سے بتائے کہ او بے وقوفو! تم مجھ سے کیا توقع رکھ رہے ہو؟ کیا تمہاری اشتعال انگیزی سے میں مشتعل ہو جاؤں گا؟ ہرگز نہیں میں تو عام حالات میں بھی سلام ہی کہا کرتا تھا۔ اب تو میں روزے دار ہوں، روزے دار ہوں، ممکن نہیں ہے کہ تم مجھ سے بے صبری کا مظاہرہ دیکھو۔

پس جہاں کچھ بدقسمت اپنے روزوں کو ضائع کر رہے ہوں گے وہاں آپ کے لئے اور بھی زیادہ ثواب کا موقع ہوگا۔ آپ صبر اور حوصلے اور ہمت اور دعاؤں کے ساتھ اس رمضان کو گزاریں پھر دیکھیں اللہ تعالیٰ کے کیسے فضل آپ پر نازل ہوتے ہیں۔ ﴿مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ یعنی وہ لوگ جنہوں نے روزے ضائع کر دیئے ان کی مثال میں بائبل سے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ حضرت یسعیاہ کی یہ نصیحت بائیبل میں درج ہے کہ:

”دیکھو تم اس مقصد سے روزہ رکھتے ہو کہ جھگڑا رگڑا کرو اور شرارت کے مکے مارو۔ پس اب تم اس طرح کا روزہ نہیں رکھتے ہو کہ تمہاری آواز عالم بالا پر سنی جائے“۔ (یسعیاہ باب ۵۸ آیت:۴)

یعنی ایسے بدبخت انسان ہو کہ کوئی وقت تھا کہ تم روزوں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے رحم کو جذب کیا کرتے تھے اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا کیا کرتے تھے اور جھگڑوں سے روکا کرتے تھے۔ اب یہی رمضان آتا ہے تو تمہیں اور زیادہ اشتعال انگیزیوں پر مجبور کر دیتا ہے۔ تم طیش میں آکر مکے مارتے ہو اور کہتے ہو ہم دیکھیں گے کہ ہمارے ظلم سے اور ہمارے ستم اور استبداد سے کون بچ کے نکلے گا؟ عام حالات میں بھی ہم بڑے جابر تھے۔ اب تو رمضان کی سختیاں آگئی ہیں۔ اب تو روزے آگئے ہیں۔ اب دیکھیں گے کون ہم سے بچ کے نکلتا ہے۔

حضرت یسعیاہ یہود سے فرماتے ہیں کہ تم یہ حرکتیں کر رہے ہو۔ گویا یہود کی جو حالت گزر چکی ہے اور جس کے ایک پہلو کی طرف قرآن کریم ﴿مِنْ قَبْلِكُمْ﴾ میں اشارہ کرتا ہے، بائبل میں یہ اس کی تفصیل ہے کہ: ”دیکھو تم اس مقصد سے روزہ رکھتے ہو کہ جھگڑا رگڑا کرو اور شرارت کے مکے مارو۔ پس اب تم اس طرح کا روزہ نہیں رکھتے ہو کہ تمہاری آواز عالم بالا پر سنی جائے“۔

فرماتے ہیں تم بڑے بدبخت ہو۔ کبھی تمہارے روزے ایسے ہوا کرتے تھے کہ اتنی ہلکی اور خفی آوازوں میں تم خدا کو یاد کیا کرتے تھے کہ بظاہر انسان ان آوازوں کو نہیں سن رہے ہوتے تھے۔ لیکن ان آوازوں میں ایسی قوت پرواز تھی کہ وہ آوازیں عالم بالا پر پہنچا کرتی تھیں اور آج تم نے شور برپا کیا ہوا ہے اور وہ آوازیں زمین سے چمٹی ہوئی ہیں اور زمین کی ہو چکی ہیں۔ ان میں قوت پرواز نہیں رہی۔ تمہارے منہ سے جھاگ نکل رہی ہے اور طیش میں آکر مکے مار رہے ہو۔ لیکن ان آوازوں کے مقدر میں پرواز نہیں لکھی گئی۔ ہاں کچھ وہ تھیں گریہ وزاری کی آوازیں جو عالم بالا پر سنی جاتی تھیں۔ کیسا پیارا موازنہ کیا ہے۔

پس اے احمدیو! تم ہمیشہ ایسی آوازیں اپنے دلوں سے نکالو جو عالم بالا پر سنی جائیں اور زمین والوں کے کان ان سے محروم ہوں تو کوئی پرواہ نہ کرو۔ وہی آواز دنیا میں پھیلے گی جس کو خدا سنتا ہے اور پھر خدا کے فرشتے اس کو دنیا میں پھیلا دیا کرتے ہیں۔ ایسی آوازیں غالب آنے کے لئے بنائی گئی ہیں، مغلوب آنے کے لئے نہیں بنائی گئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبات طاہر۔ جلد دوم صفحہ 315-330)

خدام الاحمدیہ چک ایمرچھ کی تربیتی مساعی

مجلس خدام الاحمدیہ چک ایمرچھ کے زیر اہتمام ہفتہ تربیت کا انعقاد مورخہ 2 اگست سے 8 اگست تک کیا گیا۔ پہلے اجلاس کی صدارت مکرم رفی اللہ لون صاحب صدر جماعت نے کی اجلاسات میں مکرم سید امداد علی صاحب معلم سلسلہ مکرم قریشی مظفر احمد خان صاحب مکرم بشیر احمد صاحب خان۔ مکرم مبارک احمد صاحب رینا مکرم سید سرور احمد صاحب شاہ نے تربیتی امور پر تقاریر کیں اور خدام و اطفال کو ضروری ہدایات دیں۔ صدر صاحب نے خدام کو معاشرے کے غیر اسلامی رجحانات سے بروقت بچنے کی طرف توجہ دلائی۔ ماہ اگست میں پانچ تربیتی اجلاسات کئے گئے ان اجلاسات میں قائد صاحب نے خدام و اطفال کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف خاص توجہ دلائی۔ ان اجلاسات کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی کیسٹوں سے مجالس سوال و جواب بھی منعقد کی گئیں۔ ان اجلاسات میں خدام کو خاص طور پر با جماعت پنجوقتہ نماز ادا کرنے کی توجہ دلائی گئی احمدی نوجوانوں کی تربیت اس رنگ میں کی جاتی ہے کہ اُن میں قومی روح پیدا ہو خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق، آنحضرت ﷺ سے حقیقی عشق اور مخلوق خدا سے سچی ہمدردی کا جذبہ ان کے دلوں میں موجزن ہو اور حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی حقیقی غرض ان کے ذریعہ پوری ہو۔ وقف عارضی کی بابرکت تحریک کے تحت یکم اگست سے 15 اگست تک عزیز سلیم خان اور عزیز کلیم منو نے کام کیا۔ (سہیل احمد خان معتمد خدام الاحمدیہ چک ایمرچھ)

تقریب آمین

محترم راجہ منظور احمد خان صاحب صدر جماعت اندورہ کشمیر اطلاع دیتے ہیں کہ عزیز عمران احمد خان ابن مکرم مظفر حسین خان صاحب و عزیز ساجد احمد خان ابن مکرم سجاد احمد خان نے بفضلہ تعالیٰ قرآن مجید ناظرہ مکمل کیا مورخہ 14 جون 2006 کو بعد نماز جمعہ مکرم مولوی رفیق احمد بیگ استاد جامعۃ المبشرین نے ان بچوں کی تقریب آمین کروائی بعد دعا بچوں کے والدین کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی۔

اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن کریم کے علوم سے بہرہ ور فرمائے اور ہم سب کو قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

ہفتہ قرآن مجید جماعت احمدیہ کڈلور تامل ناڈو

محترم کے ایم سعید محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کڈلور تامل ناڈو کی اطلاع کے مطابق مورخہ 19.7.06 تا 25.7.06 ہفتہ قرآن منعقد کیا گیا جس میں صدر صاحب کے علاوہ مکرم مولوی مزمل احمد صاحب نے ہر روز تقاریر کیں اور قرآن کی اہمیت اور برکت پر روشنی ڈالی آخری روز کا اجلاس محترم اے عبد العزیز صاحب سیکرٹری مال کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا نظم کے بعد مکرم ایم مزمل صاحب نے تلاوت قرآن پاک کے عنوان پر تقریر کی سیکرٹری صاحب مال نے قرآن مجید کی فضیلت پر تقریر کی اور صدر صاحب نے قرآنی حقائق سمجھنے اور سیکھنے کی طرف توجہ دلائی دُعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

نیپال میں مسجد سلام کا سنگ بنیاد

الحمد للہ مورخہ 17.8.06 کو نیپال کی ایک بڑی جماعت پرسونی بھاٹہ میں مسجد سلام کا سنگ بنیاد رکھا گیا سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت اس مسجد کی تعمیر کی منظوری عطا فرمائی اور مسجد سلام نام تجویز فرمایا۔ مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ نے پہلی اینٹ نصب فرمائی اور آپ کے بعد مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ بھارت مکرم محمد صاب الرحمٰن نیشنل صدر نیپال۔ مکرم مولوی طیب احمد خان مبلغ انچارج پرسونی بھاٹہ نے بنیادی اینٹیں نصب فرمائیں لجنہ کی نمائندگی بھی تھی احباب جماعت نے کثرت سے اس تقریب میں شرکت کی دُعا کے بعد یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی اللہ کرے اس مسجد کی تکمیل کے تمام مراحل بآسانی طے ہو جائیں اور یہ خالص اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے وقف رہے۔ (محمد یوسف پڈر مبلغ انچارج کٹھمنڈو نیپال)

مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور کا چوتھا لوکل اجتماع

مورخہ 13 اگست بروز اتوار تین بجے مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ بنگلور کا چوتھا لوکل اجتماع منعقد کیا گیا۔ افتتاحی پروگرام مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ بنگلور کرناٹک کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم نصیر احمد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور نے ترجمہ سنایا۔ مکرم مصدق احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور نے خدام اور اطفال کا عہد دہرایا۔ مکرم شارق احمد صاحب سہگل نے نظم سنائی۔ افتتاحی پروگرام کی پہلی تقریر مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان کی ہوئی۔ موصوف نے بہت اچھے انداز میں خدام او: اطفال کو نصیحت فرمائی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور کی ہوئی مکرم مولوی صاحب نے خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ تنظیم کی اہمیت بتائی نیز حضرت مصلح موعودؓ کے حوالہ سے خدام کو اپنے کام میں بہتری لانے کی طرف توجہ دلائی۔ صدارتی خطاب مکرم امیر صاحب نے کیا۔ جس میں خدام اور اطفال کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے مزید بہتری کی طرف توجہ دلائی۔ دُعا کے بعد یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ علمی مقابلہ جات زیر صدارت مکرم مصدق احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور ہوئے جس میں تلاوت قرآن کریم۔ نظم خوانی۔ قصیدہ۔ تقاریر کے مقابلہ جات ہوئے سبھی خدام اور اطفال نے بہت لگن اور محنت سے پروگرام میں حصہ لیا۔ مورخہ 12 اگست بروز ہفتہ خدام اور اطفال نے ورزشی پروگرام میں حصہ لیا شام ساڑھے آٹھ بجے پروگرام ختم ہوا تمام حاضرین اجتماع کی تواضع کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے اچھے ثمرات ظاہر فرمائے۔ (سید ثاقب احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور)

تین روزہ ساؤتھ بنگال معلمین سیمینار

مورخہ 30.8.06 تا یکم ستمبر تین روزہ ساؤتھ بنگال معلمین سیمینار ڈائمنڈ ہاربر مشن ہاؤس میں منعقد ہوا شام ۴ بجے زیر صدارت مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام افتتاحی اجلاس کا آغاز مکرم ابوظفر صادق صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا مکرم عزیز الحق صاحب نے نظم سنائی اس کے بعد صدر اجلاس نے معلمین کو جماعتی تنظیم کو مضبوط کرنے پروگراموں کو ٹھیک سے کرنے اور دُعا کی طرف خاص توجہ دلائی اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعد نماز مغرب و عشاء خاکسار نے ارکان اسلام پر تقریر کی بعدہ مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام نے شرک۔ بدرسومات وغیرہ کے متعلق کلاس میں باتیں بتائیں۔

دوسرے دن مورخہ 31.8.06 کو نماز تہجد سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام نے درس دیا ناشتہ کے بعد صبح آٹھ بجے مکرم محمد سیف الدین صاحب مبلغ انچارج سرکل بیر بھوم نے جماعتی اجلاسات کی غرض و غایت بتائی۔ اور معلمین سے اس موضوع پر تقاریر کروائی مکرم صوبائی امیر صاحب نے قرآن کریم کی مختلف آیتوں کی تفصیل بیان کی بعدہ مکرم تجمل حسین صاحب سرکل انچارج خون ڈانگا نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ کے موضوع پر کلاس لی اس کے بعد منیر الحق صاحب مبلغ انچارج سرکل مغربی مدناپور نے نظام وصیت اور ہماری ذمہ داری کے متعلق کلاس لی مکرم ابوطاہر منڈل صاحب مبلغ انچارج سرکل ڈائمنڈ ہاربر نے ذیلی تنظیموں کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی شام ۴ بجے سے ۶ بجے تک مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام نے کلاس لی۔ بعد نماز مغرب و عشاء ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام نے کی تلاوت نظم کے بعد مکرم ابوطاہر منڈل صاحب مبلغ انچارج سرکل ڈائمنڈ ہاربر نے مالی قربانی اور صحابہ حضرت مسیح موعودؑ، مکرم محمد سیف الدین صاحب مبلغ انچارج سرکل بیر بھوم نے مشاورتی نظام اور خلافت احمدیہ عنوان پر تقریر کی صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔

تیسرے دن 1.9.06 کو نماز تہجد سے پروگرام کا آغاز ہوا فجر کے بعد مکرم امیر صاحب بنگال و آسام نے درس دیا آٹھ بجے سے 10 بجے تک خاکسار اور مکرم منیر الحق صاحب نے دینی معلومات جوبلی دعائیں معلمین سے سنیں۔ مکرم امیر صاحب بنگال و آسام نے جماعتی چندوں کے بارہ میں بتایا۔ نماز جمعہ مکرم امیر صاحب نے پڑھائی اور خطبہ دیا۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ شام ساڑھے پانچ بجے سے براہ راست ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دیکھا و سنا گیا۔ بعد نماز مغرب و عشاء اختتامی اجلاس زیر صدارت مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام ہوا تلاوت مکرم قاری سیف الدین صاحب نے کی مکرم عبد المنان صاحب نے نظم خوش الحانی سے سنائی بعدہ مکرم ابوطاہر منڈل صاحب مبلغ انچارج سرکل ڈائمنڈ ہاربر نے معلمین اور ڈیوٹی دینے والے تمام خدام و انصار کا شکریہ ادا کیا صدر اجلاس کے اختتامی خطاب اور اجتماعی دعاؤں کے ساتھ یہ سیمینار اختتام کو پہنچا۔

اس سیمینار میں چھ سرکل کے ۱۱۲ معلمین ۵ مبلغین حاضر تھے اللہ تعالیٰ اس سیمینار کے بہتر نتائج نکالے اور ہم سب کو مقبول خدمت دین بجالانے کی توفیق عطا کرے۔ (شیخ محمد علی مبلغ و سرکل انچارج مرشد آباد بنگال)

مقامی اجتماع سرکل سیتاپور

مورخہ 15-14 اگست کو سرکل سیتاپور یوپی کے زیر انتظام پہلا دو روزہ لوکل اجتماع نہایت ہی شان و شوکت سے کیا گیا مرکز سے محترم شعیب احمد صاحب شیم نمائندہ صدر مجلس انصار اللہ بھارت و محترم مولانا سفیر احمد صاحب شمیم نمائندہ صدر مجلس انصار اللہ بھارت کے ساتھ محترم چوہدری محمد نسیم صاحب صوبائی امیر یوپی بھی شریک ہوئے اور سیتاپور کے 44 گاؤں سے پانچ صد سے زائد انصار۔ خدام۔ اطفال۔ لجنہ و ناصرات الاحمدیہ نے شرکت کی۔

اجتماع کا آغاز ٹھیک گیارہ بجے ہوا جس میں محترم شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے لوائے احمدیت لہرایا اور محترم سفیر احمد شمیم صاحب نمائندہ مجلس انصار اللہ بھارت نے یوم آزادی کی مناسبت سے ہندوستان کا پرچم لہرایا اس موقع پر فلک شگاف نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اُٹھی اور ساتھ میں ہندوستان زندہ آباد کے نارے بھی لگائے گئے اور قومی ترانہ پڑھا اُس کے بعد صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے دعا کروائی اس کے بعد باقاعدہ اجتماع کی کاروائی شروع ہوئی۔ محترم سفیر احمد صاحب شمیم نے عہد انصار اللہ دہرایا بعدہ محترم شعیب احمد صاحب نے عہد خدام الاحمدیہ دہرایا نظم مکرم رحیم احمد خان نے پیش کی بعدہ محترم رفیق احمد بیگ صاحب نے اطفال الاحمدیہ کی ذمہ داریاں محترم سفیر احمد شمیم صاحب نے انصار اللہ کی اہمیت و فرائض پر توجہ دلائی۔ بعدہ انعامات کی کارروائی عمل میں آئی انصار اللہ کے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والوں کو محترم سفیر احمد صاحب شمیم نے اور خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کے تحت ہونے والے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والے خدام و

اطفال میں محترم شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے تقسیم کئے اس کے بعد شکریہ احباب خاکسار نے پیش کیا بعدہ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کو نصائح کیں اور اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جس کا نئی جماعت کے خدام و اطفال پر بہت اچھا اثر پڑا۔

محترم امیر صاحب نے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ اور نمائندہ انصار اللہ کو سرکل کی طرف سے انعام دیا محترم صوبائی امیر صاحب یوپی نے دُعا کروائی اور اجلاس کی کاروائی بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے بعد محترم سفیر احمد صاحب شمیم نے زعماء کرام سرکل سیتاپور اور محترم شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے قائدین و ناظمین کے ساتھ ایک ضروری میٹنگ کی اور عہدیداروں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ نماز ظہر کے بعد شرکاء کرام کی تواضع کا انتظام کیا گیا۔

پریس کانفرنس: محترم شعیب احمد صاحب کی صدارت میں ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں سفیر احمد صاحب نمائندہ مجلس انصار اللہ و محترم چوہدری محمد نسیم صاحب صوبائی امیر یوپی نے اخباری نمائندوں کی طرف سے کئے جانے والے مختلف سوالوں کے جوابات دیئے۔ 12 اخباروں نے اس کا نہایت عمدگی سے ذکر کیا اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مسائی کو قبول فرمائے اور سعید روحوں کیلئے ہدایت کا موجب بنائے آمین۔ (ظفر احمد گلبرگی سرکل انچارج سیتاپور یوپی)

عید فنڈ

یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے قائم ہے اس فنڈ کی غرض یہ تھی کہ جہاں خوشی کے تہوار پر انسان ذاتی خوشی کیلئے کپڑوں کھانوں اور دعوتوں وغیرہ پر کئی قسم کے اخراجات کرتا ہے دوسروں کو تحائف بھی دیتا ہے وہاں اس خوشی میں دین کی اغراض کو بھی یاد رکھے۔ احمدی احباب نے تو بیعت میں یہ اقرار کر رکھا ہے کہ ''دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے'' اس لئے ہر احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ خوشی کے تہواروں پر دین کی اغراض کو ضرور یاد رکھے گا۔ حسب توفیق عیدین کے موقعہ پر اس چندے کی ادائیگی ہوتی ہے۔ یہ مرکزی چندہ ہے وصول ہونے والی تمام رقوم مرکز میں جمع ہوں گی۔ (ناظر بیت المال)

ریلوے ریزرویشن بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان 2006ء

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان 28-27-26 دسمبر 2006ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب اس بابرکت جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں اُن کی سہولت کیلئے نظامت ریلوے ریزرویشن کیطرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں 30 نومبر 2006ء تک ارسال کر دیں اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مع تفصیل رقم بھجوا دیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن 60 دن پہلے کروانے کی سہولت موجود ہے۔

From..............................to..............................
Date..............
Class.............................. Seat/ Barth ....
Train no .... Train Name ....
Male/Femail.............................. Age ....

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے آپ کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو آمین۔
اکثر اسٹیشنوں پر بذریعہ کمپیوٹر واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے احباب اس سہولت سے ضرور استفادہ کریں۔ (افسر جلسہ سالانہ قادیان)

ضروری اعلان بسلسلہ صد سالہ جوبلی جامعہ احمدیہ قادیان

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ٹھیک آج سے سو سال قبل 1906 کو ایک دینی درسگاہ کی بنیاد رکھی تھی جس کا نام پہلے مدرسہ احمدیہ رکھا گیا اور آج وہ جامعہ احمدیہ کے نام سے موسوم ہوا ہے۔ جس کی تاسیس پر پورے سو سال ہو گئے ہیں قادیان دارالامان میں اس بابرکت درسگاہ کی صد سالہ جوبلی منائی جا رہی ہے۔ جس کی تقاریب کا آغاز ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال مورخہ 12 جنوری 2006 کو مسجد اقصیٰ قادیان میں طلباء و اساتذہ جامعہ احمدیہ و طلباء جامعۃ المبشرین کو اپنے بصیرت افروز خطاب سے فرمایا۔

انشاء اللہ اس سلسلے میں اس سال کے آخیر میں ایک خصوصی تقریب منعقد ہوگی جس میں کثیر تعداد میں اس جامعہ سے فارغ التحصیل مبلغین کرام شرکت فرمائیں گے۔ اس سلسلے میں انفرادی خطوط سے بھی مطلع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس سلسلے میں جامعہ احمدیہ اپنا ایک جوبلی سوونیئر ترتیب دے رہا ہے لہٰذا دنیا بھر کے جماعت احمدیہ کے افراد بالخصوص جامعہ سے تعلق رکھنے والے احباب سے گذارش ہے کہ اگر آپ کے پاس جامعہ احمدیہ قادیان کے تعلق سے کوئی بھی یادگاری تصویر یا کوئی اہم واقعہ یا کسی خلیفہ یا صحابی کی کوئی ہدایت یا نصیحت یا خطاب کسی بھی صورت میں موجود ہو تو براہ کرم 15 اکتوبر 2006 تک پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کے نام بھجوا کر ممنون فرمائیں تا کہ بروقت سوونیئر شائع کیا جا سکے۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

ضروری اعلان بسلسلہ خلافت جوبلی 2008ء

جیسا کہ احباب جماعت کو بخوبی علم ہے کہ انشاء اللہ عالمگیر جماعت احمدیہ 2008ء میں صد سالہ خلافت جوبلی عظیم الشان طریقے پر منائے گی جس کے پیش نظر مختلف پروگراموں کی منظوری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے لی جا چکی ہے ان پروگراموں میں ایک پروگرام بہت اہم یہ ہے کہ خلفائے کرام کی تحریکات اور اُن کے نتائج کو اکٹھے کرنا۔

❁ اس ضمن میں اس موقعہ پر ایک کتاب شائع کرنے کا پروگرام ہے جس میں انتخابِ خلافت کے مواقع پر احبابِ جماعت کو آنے والے مبشر رؤیا اور الٰہی اشارے اکٹھے کر کے شائع کرنا مقصود ہے۔

❁ جماعت احمدیہ کی ترقی اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے کرام کی دُعاؤں کی قبولیت اور بشارتوں کے پورا ہونے کے نشانات کو بھی شائع کرنا ہے۔

لہٰذا دنیا بھر کے احمدی افراد جماعت سے اس تعلق میں عرض ہے کہ اگر آپ کے پاس اس سلسلہ میں کوئی تحریر موجود ہے یا نشان یا رؤیا پورا ہونے کا علم ہے یا کوئی نادر نایاب خلافت سے متعلق تصویر ہے تو مہربانی فرما کر ماہ دسمبر 2006ء کے آخر تک پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کے نام ارسال کریں۔

نوٹ: مذکورہ بالا کتاب ترتیب و تالیف کرنے کی ذمہ داری صدر انجمن احمدیہ قادیان نے جامعہ احمدیہ کے سپرد فرمائی ہے۔ (محمد حمید کوثر۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

مقابلہ مقالہ نویسی

تعلیمی سال 07-2006 کیلئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ نے انعامی مقالہ کیلئے ذیل کا عنوان منتخب کیا ہے۔ ''قرآن مجید میں ماں کو دو سال تک بچے کو دودھ پلانے کا حکم ہے اور موجودہ طبی سائنس کی تحقیق میں ارشاد ربانی کی اہمیت'' سال گذشتہ میں دُنیا میں عالمی شیر مادر ہفتہ منایا گیا۔ ماں کے دودھ کی اہمیت پر ڈاکٹروں اور دانشوروں نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ ماں کا دودھ قدرت کی ایک انمول نعمت ہے بچے کی آئندہ کی جسمانی ذہنی روحانی اور دیگر ترقیات کے لئے بچہ کو کم از کم دو سال تک ماں کا دودھ دینا چاہئے ماں کے دودھ کی اہمیت کے بارے World Health Organisation نے بھی اپنی مفصل رپورٹ شائع کی ہے۔

مقالہ نگار قرآنی حکم کی افادیت اور موجودہ طبی سائنس کے نظریہ سے ماں کے دودھ کی ضرورت کو واضح کرتے ہوئے اپنا مقالہ مرتب کریں گے۔ مقالہ میں اول اور دوئم آنے والوں کیلئے ذیل کے انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔

انعام اول کیلئے 4000 انعام دوئم کیلئے 3000 روپے۔

شرائط مقالہ: مضمون کم از کم دس ہزار (10000) الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔

☆......مقالہ صرف اُردو یا ہندی اور انگریزی میں سے کسی ایک زبان میں لکھا جا سکتا ہے۔

☆......مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔

☆......مقالہ خوشخط صفحہ کے 2/3 حصہ میں درج ہو۔

☆......مقالہ لکھتے وقت سرخ روشنائی کا استعمال نہ کیا جائے۔

☆......مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اس کی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔

☆......مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے۔ کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔

☆......اس مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہ ہوگی احباب جماعت سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس علمی مقابلہ میں شرکت کرنے کی تاکید کریں۔

☆......مقالہ 30.11.06 تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں ارسال کیا جائے۔

(شیراز احمد۔ ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اعلان دُعا

خاکسار کی بیٹی عزیزہ عرشی عفت اہلیہ عزیز مبارک احمد ناصر حال مقیم اسپین کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 24.8.06 کو بیٹا عطا فرمایا ہے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام ماہر احمد تجویز فرمایا ہے عزیز ماہر احمد مکرم محمد دین صاحب بدر درویش مرحوم آف قادیان کا پوتا اور محترم انوار احمد صاحب آف راٹھ کا پڑنواسہ ہے۔ قارئین کرام سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز ماہر احمد کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اُس کی صحت اور عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے۔ خاکسار اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیاوی کامیابی کیلئے بھی دُعا کی درخواست کرتا ہے۔ (ماسٹر سعید احمد خاں آف دھولپور راجستھان)

افسوس محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ وفات پاگئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی بیٹی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ و حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی بہن، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خالہ، حضرت سید میر داؤد احمد صاحب کی اہلیہ اور محترم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ کی والدہ محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ مورخہ ۲۹ ر اگست ۲۰۰۶ء کو فضل عمر ہسپتال (ربوہ) میں دوپہر ایک بجے ۷۹ سال کی عمر میں انتقال فرماگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت ملنسار دعاگو اور غریب پرور تھیں آپ کی نماز جنازہ مورخہ ۳۱ ر اگست کو پانچ بجے شام بعد نماز عصر مسجد مبارک میں ادا کی گئی۔

آپ ۱۳ ر مئی ۱۹۲۷ء کو قادیان میں حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کے بطن سے پیدا ہوئیں۔ آپ نے سکول میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے علاوہ گھر ہی میں دینی تعلیم حاصل کی، بچپن میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کلاسز میں شامل ہوا کرتی تھیں جہاں سے آپ نے دینی علوم حاصل کئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور دیگر بہن بھائیوں کے ساتھ بے تکلف اور پاکیزہ ماحول میں بچپن گزارا۔

حضرت سید میر داؤد احمد صاحب سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ کے ساتھ آپ کے نکاح کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۴۵ء کو فرمایا اور آپ کی شادی ۲۴ ر اکتوبر ۱۹۴۸ء کو ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹے اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ آپ نے اپنی چھوٹی بیٹی مکرمہ امۃ الناصر نصرت صاحبہ کی شادی ۱۹۸۶ء میں محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب سے کی۔ لیکن وہ شادی کے ۱۳ سال بعد شہید ہوگئے تو آپ نے اس غم کو بہت صبر اور حوصلے سے برداشت کیا۔ اسی طرح جب ۲۰۰۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات ہوئی تو اس صدمہ کو بھی وسیع حوصلے سے برداشت کیا اور دوسروں کو بھی صبر کی تلقین کی آپ کے بچوں کی تفصیل درج ذیل ہے

محترم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ۔ محترمہ امۃ المصور صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد صاحب امریکہ۔ محترمہ امۃ الواسع ندرت صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ربوہ۔ محترمہ امۃ الناصر نصرت صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد شاہ صاحب نیروبی کینیا (مکرم صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کی شہادت کے بعد محترمہ امۃ الناصر صاحبہ کی یہ دوسری شادی ہے۔)

مرحومہ بہت دعاگو تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں کی پابند اور دن کے مختلف وقتوں میں نوافل ادا کرتی رہتیں تھیں۔ غریب خواتین کے ساتھ آپ کے وسیع تعلقات تھے جس کی وجہ سے اکثر آپ کے پاس ملنے کیلئے آنے والے مہمانوں کا رش لگا رہتا تھا۔ غریب پرور ہونے کی وجہ سے غرباء اور مساکین آپ سے محبت کرتے اور عزت سے یاد کرتے تھے۔ آپ نے اپنے بچوں کی بہت احسن رنگ میں تعلیم و تربیت کی۔ حضرت مصلح موعودؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے بہت سے واقعات یاد تھے جو ایمان تازہ کرنے کیلئے اکثر سنایا کرتیں۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ تک سیکرٹری ناصرات، لجنہ اماء اللہ پاکستان کے عہدہ پر خدمات کا موقع ملا۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے ادارہ بدر اس غم کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، جملہ اہل خاندان حضرت مسیح موعود اور آپ کی اولاد اور دیگر لواحقین سے تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔☆

قرار دادِ تعزیت بر وفات

محترم حضرت مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا (پاکستان)

منجانب صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید انجمن احمدیہ و وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

رپورٹ محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کہ ربوہ سے بذریعہ فیکس یہ اندوہناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم حضرت مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا میں مورخہ ۲۶ ر اگست ۲۰۰۶ء کو بعمر ۱۰۶ سال وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نماز جنازہ ربوہ میں مورخہ ۲۷ ر اگست کو بعد نماز عصر ادا کی گئی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم گزشتہ ۸۴ سال سے ممتاز جماعتی خدمات کی توفیق پانے والے بے لوث خادم سلسلہ اور معروف قانون دان تھے نیز خلافت احمدیہ کے سچے وفادار عاشقِ قرآن اور منفرد اعزازات کے مالک تھے۔ آپ نصف صدی ممبر صدر انجمن احمدیہ اور ۳۵ سال تک صدر قضاء بورڈ رہے۔

حضرت مرزا عبد الحق صاحب کی پیدائش جنوری ۱۹۰۰ء میں ان کے آبائی وطن جالندھر شہر میں ہوئی۔ بچپن میں ہی والدین کے سایہ سے محروم ہونے پر اپنے بڑے بھائی بابو عبدالرحمٰن صاحب کے پاس شملہ میں رہائش اختیار کی۔ شملہ ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ حضور رضی اللہ عنہ کی روحانی شخصیت اور تقدس نے آپ پر گہرا اثر کیا اور ۱۹۱۶ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت پائی۔ ۱۹۲۱ء میں گریجویشن کیا اور ڈیڑھ سال تک شملہ ہی میں ملازمت اختیار کی لیکن بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے توجہ دلانے پر لاء کالج میں داخلہ لیکر قانون کا امتحان پاس کیا اور حضورؓ ہی کے حکم کے مطابق ۲ جنوری ۱۹۲۶ء سے آپ نے گورداسپور میں وکالت کی پریکٹس شروع کی۔ ۱۹۲۲ء میں جب جماعت احمدیہ میں مجلسِ مشاورت کا آغاز ہوا تب سے ایک دو سالوں کے علاوہ اب تک منعقد ہونے والی تمام مجالسِ شوریٰ میں شرکت کا اعزاز آپ کو حاصل رہا۔ حضرت مصلح موعودؓ کے دور میں بھی اور بعد میں بھی متعدد مرتبہ مجالسِ شوریٰ کی صدارت کا شرف بھی آپ کو حاصل ہوا حضرت مرزا عبدالحق صاحب کو خدا تعالیٰ نے فہم قرآن اور تحقیق و تدقیق کا ملکہ عطا فرمایا تھا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر خطابات، تقاریر، مختلف اخبارات و رسائل میں شائع ہونے والے مضامین اور ٹھوس علمی موضوعات پر آپ کی تحقیقی کتب آپ کے وسعتِ مطالعہ اور محنت کا نچوڑ ہیں۔

آپ کو امیر ضلع گورداسپور، امیر ضلع سرگودھا، امیر صوبہ پنجاب، ممبر صدر انجمن احمدیہ، ممبر فینانس کمیٹی، صدر قضاء بورڈ، صدر وقفِ جدید، صدر تدوین فقہ کمیٹی مجلس افتاء کے ممبر اور صدر کے عہدوں پر گراں قدر اور بھرپور خدمات کا موقع ملا۔

آپ نے دو شادیاں کیں جن سے سات بیٹے اور تین بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ اس سانحۂ ارتحال پر ہر سہ مرکزی انجمنوں کے ممبران پسماندگان سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی اولاد کو ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے خدماتِ دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کی رپورٹ سے اتفاق ہے اس قراردادِ تعزیت کی نقل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اور محترم ناظر صاحب اعلیٰ ربوہ اور مرحوم کے پسماندگان کو بتوسط نظارت خدمتِ درویشان ربوہ نیز اخبار بدر قادیان، اخبار الفضل ربوہ اور اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن کو بغرضِ اشاعت ارسال کی جائیں۔☆

MUSTAFA BOOK COMPANY

Agent of Govt. Publication and Educational Suppliers

Fort Road, Kannur-1, Ph:2769809

C.B.S.E, N.C.E.R.T, College, +2, Text & Guides, Stationeries

School Guides, Computer Stationery, Note Books, Forms & Registers

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلوٰۃُ ھِیَ الدُّعَآء

(نماز ہی دعا ہے)

منجانب

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222, 2248-1652

2243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

Syed Bashir Ahmed

Proprietor

Aliaa Earth Movers

(Earth Moving Contractor)

Available :

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز | اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ | **کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

فون 047-6213649

گولبازار ربوہ

047-6215747

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16059 :: میں مجاہد احمد ولد نسیم احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ ٹولی چوکی ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ یکم جون 2005 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ والد صاحب حیات ہیں ایک مکان آبائی ہے جب کوئی ترکہ ملے گا حصہ وصیت ادا کیا جائے گا۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 1200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مسعود احمد — العبد نسیم احمد — گواہ عبد الحکیم

وصیت 16060 :: میں فاطمہ بیگم زوجہ محمود علی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 75 سال پیدائشی احمدی ساکن سنتوش نگر ڈاکخانہ سعید آباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/5 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہانہ 1750 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/5 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ تنویر احمد — الامۃ فاطمہ بیگم — گواہ احمد عبد الحکیم

وصیت 16061 :: میں ناصرہ سلطانہ زوجہ احمد عبد الباسط قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 62 سال پیدائشی احمدی ساکن موسیٰ رام باغ ڈاکخانہ ملک پیٹ کالونی ضلع حیدرآباد صوبہ اے پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.7.05ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مہر بذمہ شوہر 1100 روپے۔ سونے کے زیورات کڑے ایک جوڑا۔ گلے کی چین ایک عدد، لچھا ایک عدد کان کے پھول ایک جوڑا (54 گرام) میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ احمد عبد الباسط — الامۃ ناصرہ سلطانہ — گواہ احمد عبد الحکیم

وصیت 16062 :: میں محمد سلیم جینا ولد عبد الرؤف جینا مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 51 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ فلک نما ضلع حیدرآباد صوبہ اے پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3-7-07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک مکان نمبر 86-7-2 کج گرواڑی یادگیری ضلع گلبرگہ کرناٹک رقبہ 9x8/6-11x8 میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد العلیم جینا — العبد محمد سلیم جینا — گواہ احمد عبد الحکیم

وصیت 16063 :: میں رضیہ ناصر زوجہ اے ناصر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال تاریخ بیعت 1984 ساکن میلا پالیم ڈاکخانہ میلا پالم ضلع ترونل ویلی صوبہ تاملناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک پلاٹ (چار سینٹ زمین) بمقام نانگیری ترونل ویلی خسرہ نمبر 395/B/3C پلاٹ نمبر 264 اندازاً قیمت 20 ہزار روپے۔ چار سینٹ زمین کا ایک پلاٹ بمقام نانگیری ترونل ویلی خسرہ نمبر 395B/3C پلاٹ نمبر 265 اندازاً قیمت 20,000 روپے۔ زیور طلائی 160 گرام 22 کیرٹ قیمت 90,000 روپے۔ حق مہر 3000 روپے۔ نقد وصول شدہ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق — الامۃ رضیہ ناصر — گواہ مولوی مزمل احمد

وصیت 16064 :: میں اے ناصر احمد ولد اے عبد المنان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ لیکچرر عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن میلا پالیم ڈاکخانہ میلا پالیم ضلع ترونل ویلی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 19.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین 1104 اسکوائر فٹ، زمین میں ایک مکان بمقام میلا پالیم خسرہ نمبر 648/04 جس کی موجودہ مارکیٹ قیمت اندازاً 70,0000 روپے ہے۔ اسکے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وسیم احمد صدیق — العبد اے ناصر احمد — گواہ مولوی مزمل احمد

وصیت 16065 :: میں نوید احمد فضل ولد مظفر احمد فضل قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ اراضی ۶ مرلہ بمقام ننگل کاہلواں موڑ از طرف والدین خسرہ نمبر 6R/10/2/2/2 قیمت 60,000 میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 545 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مظفر احمد فضل — العبد نوید احمد فضل — گواہ محمد انور احمد

وصیت 16066 :: میں سی مبشر احمد مبلغ سلسلہ ولد سی حمزہ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2920 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد سی مبشر احمد — گواہ انعام الحق قریشی

وصیت 16067 :: میں سید فاتح الدین خالد احمد فرید ولد سید وثیق الدین احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن سونگھڑا حال قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4.8.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی انعام الحق — العبد سید فاتح الدین خالد احمد ف — گواہ جاوید اقبال چیمہ

میری حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

اخبار بدر کا جلسہ سالانہ نمبر زیر تیاری ہے قارئین کرام سے درخواست ہے کہ مندرجہ بالا عنوان پر فل سکیپ کے ایک صفحہ پر مشتمل اپنے تاثرات قلمبند کر کے ادارہ بدر کو 30 ستمبر تک بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ احب و مستورات کے علاوہ بچے بھی اپنے تاثرات بھجوا سکتے ہیں۔ (ادارہ)

کیا آپ کی جماعت میں ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد ہو گیا ہے؟

بھارت کی تمام جماعتوں میں جولائی کے پہلے ہفتہ میں ہفتہ قرآن مجید مقرر تھا الحمد للہ کہ اکثر جماعتوں نے بروقت ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد کر کے اپنی رپورٹیں ارسال کی ہیں بعض جماعتیں اپنی سہولت کے مطق ماہ اگست میں یہ ہفتہ منا رہی ہیں۔ جن جماعتوں میں تا حال ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد نہیں ہو سکا وہ اس تعلق میں توجہ فرمائیں تمام صدر صاحبان سرکل انچارج صاحبان مبلغین و معلمین کرام اس طرف خصوصی توجہ دیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی)

خریداران رسالہ انصار اللہ متوجہ ہوں

جملہ خریداران رسالہ ''انصار اللہ'' قادیان سے گزارش ہے کہ اپنے اپنے حسابات چیک کر لیں اور جن احباب کے ذمہ رسالہ کا چندہ باقی ہے جلد از جلد اپنے بقایات جات کی ادائیگی کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(نگران رسالہ دفتر انصار اللہ بھارت)

تعلیم القرآن کی رپورٹوں کے سلسلہ میں
تمام سرکل انچارج صاحبان کے لئے ضروری ہدایات

بھارت کے مختلف صوبہ جات میں متعین سرکل انچارج صاحبان تعلیم القرآن کی رپورٹیں بھجواتے وقت درج ذیل امور کا دھیان رکھیں۔

(1) رپورٹ میں تجنید کے خانہ کو ضرور مکمل کیا کریں جس سے جماعت کی معین تعداد کا علم ہوتا ہے

(2) یسرنا القرآن پڑھنے والوں اور ناظرہ قرآن مجید پڑھنے والوں کی معین تعداد کے ذکر کے ساتھ ساتھ وقف عارضی اور ایم ٹی اے سے استفادہ کی طرف ضرور دھیان دیں۔

(3) تمام معلمین کرام سے رپورٹیں حاصل کر کے یکجائی طور پر نظارت تعلیم القرآن میں بھجوایا کریں۔ رپورٹیں مرکز میں بھجوانے سے پہلے ہر رپورٹ کا خود بھی جائزہ لیا کریں اور قابل اصلاح امور کے متعلق معلمین کرام کو توجہ دلایا کریں۔ جن معلمین کی طرف سے رپورٹیں نہیں ملتیں ان کے اسماء اور پتہ جات بھی دفتر کو ضرور بھجوایا کریں۔

(4) حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت مختلف جگہوں پر تعلیم القرآن کے سلسلہ میں ٹارگیٹ دئے گئے ہیں اس معینہ مدت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر وقت اپنے ٹارگیٹ پورے کریں تاکہ اجتماعی طور پر تقاریب آمین کا انعقاد ہو۔

(5) جو مبلغین و معلمین کرام کسی سرکل کے ماتحت نہیں اور اپنی اپنی جماعتوں میں کام کر رہے ہیں وہ بھی باقاعدگی سے ہر ماہ تعلیم القرآن رپورٹ بھجوایا کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے دعاؤں اور عباداتوں کا روحانی پروگرام

1- ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2- دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں

3- **الحمد لله رب العٰلمين٥ الرحمن الرحيم٥ مالك يوم الدين٥ اياك نعبد واياك نستعين٥ اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضآلين٥** (روزانہ کم از کم سات دفعہ پڑھیں) **ترجمہ**:: اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے

4- **رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ** (البقرہ:251)

ترجمہ:: اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5- **رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ** (ال عمران:9) **ترجمہ**:: اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تُو ہمیں ہدایت دے چکا ہے اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6- **اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ**

ترجمہ:: اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7- **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ** **ترجمہ**:: میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا رب ہے ہر گناہ سے اور میں جھکتا ہوں اسی کی طرف (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8- **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ**

ترجمہ:: اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ، پاک ہے اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپکی آل پر (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9- **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ ابراهيم انك حميد مجيد اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد** **ترجمہ**:: اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تُو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں یقیناً تُو تعریف اور بزرگی والا ہے (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

115واں جلسہ سالانہ قادیان 2006ء

مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 115 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2006ء (بروز منگل، بدھ، جمعرات) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت:: جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 18 ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز جمعہ منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتے

بقیہ: (اداریہ از صفحہ ۲)

علماء کی عصمت کا تو کوئی بھی قائل نہیں"

ان تمام حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہیکہ بعض مفسرین "واولی الامر منکم" کی تشریح یہی کرتے رہے ہیں کہ مسلمانوں پر صرف اس حکومت کی اطاعت لازمی ہے جو مسلمان ہو

اس کا پہلا نتیجہ تو یہ نکلا کہ مسلمان اپنے ان خود تراشیدہ عقائد کی روشنی میں جس بھی غیر مسلم حکومت کے تحت ہیں اس کی اطاعت کو اسلام کے خلاف سمجھتے ہیں اور اس پر طرّہ یہ کے بعض تو اس بات کے بھی قائل ہیں کہ اگر وہ مسلم حکومت بھی ہو لیکن وہ ان کے عقائد کے مطابق فاسق وفاجر ہو تو اس کی بھی اطاعت لازم نہیں ہے چنانچہ اوپر ہم اس تعلق میں اہل حدیث کے ایک لیڈر مولوی ثناء اللہ امرتسری کا حوالہ درج کر چکے ہیں اس طرح ہر ایک مسلم فرقہ جو دوسرے فرقہ کو کافر مرتد دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل قرار دیتا ہے جیسے سنّی شیعوں کے متعلق اور شیعہ سنیوں کے متعلق اہل دیوبند اہل بدعت کے متعلق اور بریلوی دیو بندیوں کے متعلق وہ کب ایسی حکومتوں کو قبول کریں گے چاہے وہ ہزار بار خود کو مسلم کہیں اس اعتبار سے تو شیعوں کی حکومت کے اولوالامر کی اطاعت سنیوں کیلئے ضروری نہیں اور سنیوں کی حکومت کے اولوالامر شیعوں کیلئے واجب الاطاعت نہیں ٹھہرتے پس یہاں پر مسئلہ صرف غیر مسلم حکومت کا نہیں رہتا بلکہ مسلم کہلانے والی حکومتیں بھی مفسرین کی مذکورہ تعریف کی روشنی میں واجب الاطاعت اولوالامر قرار نہیں پاتیں۔

اس دور میں صرف اور صرف سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام نے اس مسئلہ کو نہایت وضاحت سے پیش فرمایا ہے کہ قرآن مجید کے مطابق ہر طرح کی گورنمنٹ کی چاہے وہ مسلم ہو یا غیر مسلم اطاعت لازمی ہے اور وہ اولوالامر کے دائرہ میں آتی ہے چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں۔

"قرآن میں حکم ہے اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ اب اولی الامر کی اطاعت کا صاف حکم ہے اور اگر کوئی کہے کہ گورنمنٹ اولی الامر میں داخل نہیں تو یہ اس کی صریح غلطی ہے گورنمنٹ جو بات شریعت کے موافق کرتی ہے وہ منکم میں داخل ہے جو ہماری مخالفت نہیں کرتا وہ ہم میں داخل ہے اشارۃ النص کے طور پر قرآن سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہئے اور اس کی باتیں مان لینی چاہئیں۔

(رسالہ الانذار صفحہ 61)

نیز فرمایا:-

"اگر حاکم ظالم ہو تو اس کو برا نہ کہتے پھرو بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو خدا اس کو بدل دے گا یا اُسکو نیک کردے گا (الحکم جلد ۵ نمبر 19، 24 مئی 1901 صفحہ ۹) ایک مقام پر اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یعنی اللہ اور رسول اور اپنے بادشاہوں کی تابعداری کرو۔ (شہادت القرآن صفحہ 36)

پس آپ نے تعلیم قرآن مجید کی روشنی میں یہ جھگڑا ہی ختم کر دیا ہے کہ مسلمان حکومت ہے یا غیر مسلم حکومت، سنی حکومت ہے یا شیعہ حکومت، ظالم بادشاہ ہے یا انصاف پسند بادشاہ، فرمایا ہر ایک کی اطاعت کرو گویا قاعدہ کلیہ یہ قائم ہوا کہ جس سٹیٹ کا جو بھی شہری ہوگا وہ اس کا فرمانبردار ہوگا اس قرآنی تعلیم کی روشنی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے انگریزی حکومت کی اطاعت کا حکم دیا تھا جس پر آج کے دنیا پرست مولوی اعتراض کرتے ہیں۔

بعض معترضین یہ اعتراض اُٹھاتے ہیں کہ آیت قرآنی میں منکم کا لفظ ہے جس سے مسلمان حاکم مراد ہیں سو یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن مجید میں کئی مقامات پر لفظ "منکم" کا استعمال ہوا ہے لیکن اس سے مراد تمام بنی نوع انسان ہیں۔ مثلاً دوزخیوں کو ایک مقام پر مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اَلَمۡ یَاۡتِکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ کیا تم میں سے تمہارے پاس رسول نہیں آئے۔ اب ظاہر ہے کہ رسول دوزخیوں میں سے تو نہیں آتے پس یہاں تمام بنی نوع انسان کو مراد لینا ہوگا۔

اس تمام تمہید کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان حکومتوں میں بعض گروپ تشدد کے ذریعہ اپنی حکومتیں قائم کر کے اپنی حکومتوں یا بیرونی حکومتوں کے خلاف جو جہاد کے نقارے بجا رہے ہیں۔ یہ قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں صحیح نہیں ہے۔ بلکہ سراسر غلط اور تعلیم قرآن کے خلاف ہے مسلم حکومتوں میں اس خلق کے فقدان کے نتیجہ میں ہی طرح طرح کی ابتری اور پریشانی اور روبہ زوالی کے حالات بنے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے یہ لوگ اپنے ہی ممالک میں اپنی ہی حکومتوں کے خلاف آئے دن بم دھماکے کرتے ہیں سوئی گیس کی پائپ لائنوں کو دھماکے سے اڑا دیتے ہیں بھری بسوں میں معصوم مسافروں کو موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں پلوں کو توڑ دیتے ہیں اور ریلوے لائنوں کو اڑا دیتے ہیں آج اقوام متحدہ لبنان کی حکومت کے متعلق یہ کہہ رہی ہے کہ وہ حزب اللہ کو اپنی حکومت کے دائرہ اطاعت میں لائیں تو بالکل درست کہہ رہی ہے آج اگر پاکستان کو یہ کہا جا رہا ہے کہ وہ اپنے انتہا پسند گروپوں کو نکیل لگائے تو بالکل ٹھیک کہا جا رہا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ انتہا پسند گروپ اسقدر سرکش ہو گئے ہیں کہ موجود الوقت مسلم حکومتوں کو انہیں اپنے دائرہ اطاعت میں لانا ناممکن نظر آرہا ہے۔ حکومت کے اندر حکومت بنانے سے مسلمان موجودہ دور میں اسقدر نا اتفاقی کا شکار ہو چکے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں غیروں کو اُن پر حملہ کرنے کی جرأت ہوئی اور گذشتہ پچیس سالوں میں غیر مسلم حکومتوں نے مسلمانوں کی نا اتفاقی سے فائدہ اٹھا کر انہیں بکھیر کر رکھ دیا ہے افغانستان میں یہ کھیل پہلے پہل امریکہ نے کھیلا اور طالبان کو انکے اندرونی دشمنوں کے لئے تیار کیا اور پھر یہ بیماری آہستہ آہستہ تمام مسلم ممالک میں پھیل گئی۔

حقیقت یہ ہے کہ ان دنوں صرف مسلمان ہی قرآن مجید کی تعلیم سے دور نہیں بلکہ دیگر مذاہب والے بھی اسلامی تعلیم کی دُوری کی وجہ سے ضلالت کی گہری کھائیوں میں اور مفادات اور نفس پرستی کی دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں اس موقعہ پر ہمیں امریکہ اور اسکے حلیف ممالک کی قابل رحم حالت سے سبق لینا چاہئے انہوں نے دہشت گردی کے خاتمے کے نام پر دہشت گردی قتل وغارت اور فساد کا جو بازار گرم کر رکھا ہے انکے مقابل پر جو گروپ ہیں وہ چاہے کتنے ہی کمزور کیوں نہ ہوں انہوں نے ہر طرح سے ان کے ناک میں دم کر رکھا ہے آج انکے ہوائی اڈے ریلوے اسٹیشن اور دیگر ملکی مقامات انتہا پسندوں کے نشانے پر ہیں اور وہ ظلم کو دبانے کے نام پر ظلم کی انتہاء کرتے چلے جا رہے ہیں اس طرح ان ہر دو قوتوں کی دہشت گردی دنیا کے امن پسند عوام کو شدید نقصان پہنچا رہی ہے حقیقت یہ ہے کہ تشدد کو کبھی تشدد کے ذریعہ ختم نہیں کیا جا سکتا بلکہ جسکو ہم دفن کر دینا کہتے ہیں وہیں سے پھر ایک لاوا پھوٹتا ہے جو ارد گرد کے علاقوں کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے غور کیجئے کہ آج امریکہ اور اسکے حلیف ممالک کے باشندے کسقدر پریشان ہیں انکے سیاح اپنے مدمقابل ممالک میں آرام سے سفر نہیں کر سکتے انکے مفادات اور ملکیتیں ان علاقوں میں محفوظ نہیں اور خود انکے اپنے ممالک میں بھی ہر وقت اور ہر مقام پر بے چینیوں اور خطرات کے بادل منڈلاتے رہتے ہیں پس دنیا مجموعی طور پر اسوقت تباہی اور ہلاکت کے ایک مہیب گڑھے میں تیزی سے گرتی جا رہی ہے۔

کچھ عذاب تو ایسے ہیں جو انسان انسان پر برسا رہا ہے اور کچھ قدرت کے ہاتھوں قہر ڈھا رہے ہیں۔ پس مسلمانوں اور غیر مسلم ہر دو کے لئے قرآن مجید کی اصل تعلیمات کی طرف لوٹنا لازمی ہے جی ہاں وہی تعلیم جو آج کے اس دور میں قرآن مجید کی الہامی تفسیر کے مطابق سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائی ہے۔ آئندہ گفتگو میں ہم انشاء اللہ عرض کریں گے کہ آیت قرآنی اولوالامر منکم کا صحیح مطلب نہ سمجھنے کے نتیجہ میں عالم اسلام کو مزید کیا کیا نقصان اٹھانا پڑ رہے ہیں۔ (باقی) (منیر احمد خادم)

badrqadian@rediffmail.com

ایڈیٹر بدر کو اپنے مضامین، خطوط وغیرہ بھیجنے کیلئے اس ای میل کا استعمال کریں۔ (ادارہ)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ
اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147-58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel: (0091) 1872-220814
Ibadrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 Thursday 7th September 2006 Issue No. 36

SUBSCRIPTION
ANNUAL: Rs. 250/-
By Air: 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea: 10 Pounds Or 20 U.S. $

جو بزرگ گزشتہ دنوں فوت ہوئے ہیں انہوں نے اپنی زندگیاں اللہ کے دین کی خاطر اور انسانیت کی خدمت میں گزاریں اللہ ان بزرگوں سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی کوششوں کا کئی گنا اجر عطا فرمائے

حضرت مرزا عبد الحق صاحب، مولانا جلال الدین صاحب قمر، صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ کی وفات اور ماسٹر منور احمد صاحب آف گجرات کی شہادت کا تذکرہ اور ذکر خیر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم ستمبر 2006 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ...... الخ کی تلاوت فرمائی۔ پھر فرمایا گزشتہ دنوں میں سلسلہ کے چند بزرگوں کی وفاتیں ہوئی ہیں یہ موت فوت کا عمل تو انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ جو دنیا میں آتا ہے اس نے جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

پس دنیا میں جو آیا ہے اس نے چلے جانا ہے کسی نے پہلے کسی نے بعد میں لیکن خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو ذوالجلال والاکرام سے چمٹے رہتے ہیں۔ اس کی پناہ میں آجاتے ہیں اور پچھلوں کے لئے بھی نمونہ بنتے ہوئے جاتے ہیں کہ وہ بھی خدا کی رضا سے چمٹے رہیں۔ اپنے عمل سے اپنی نسلوں کو یہ سبق دیکر جاتے ہیں کہ ہم نے دنیا میں اللہ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی ہے یہ وہ لوگ ہیں جو خود کو خدا کی رضا کے سپرد کر دیتے ہیں اور اس دنیا میں اللہ کے انعاموں سے حصہ لیتے ہیں اور آخرت میں بھی حصہ لیتے ہیں۔

پس خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنے نیک اعمال کے اجر پائیں گے ہمارے جو بزرگ گزشتہ دنوں فوت ہوئے ہیں ہم امید رکھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ کے اس سلوک کے وہ مستحق ہوئے ہیں انہوں نے اپنی زندگیاں اللہ کے دین کی خاطر اور انسانیت کی خدمت میں گزاریں۔ اللہ ان بزرگوں سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی کوششوں کا کئی گنا اجر عطا فرمائے۔

فرمایا ان بزرگوں میں حضرت مرزا عبد الحق صاحب مرحوم، مولانا جلال الدین صاحب قمر، صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ اور ایک شہید ماسٹر منور احمد صاحب آف گجرات شامل ہیں۔ حضرت مرزا عبد الحق صاحب کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ان کی پیدائش جنوری 1900 میں ہوئی تھی اس اعتبار سے انہوں نے 106 سال کی عمر پائی اگرچہ حضرت مرزا عبد الحق صاحب کو خلافت ثانیہ کے ابتدائی دور میں بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی لیکن انہوں نے اپنی خدمت اور وفا کے نتیجہ میں ایک اعلیٰ مقام حاصل کیا تھا اور اپنے اوپر صحابہ کا رنگ چڑھا لیا تھا آپ کو چار خلفاء کا زمانہ دیکھنے کا موقع ملا۔ خلیفہ ثانیؓ کے کہنے پر آپ نے لاء کا امتحان پاس کیا پھر حضور کی خدمت میں وقف کی درخواست کی جس پر حضور نے فرمایا کہ آپ پریکٹس جاری رکھیں اور زندگی کو وقف سمجھیں۔ آپ کے جلسہ سالانہ پر بڑے علمی خطابات ہوتے تھے قرآن مجید کی تفسیر بیان کرتے رہے۔ خلافت احمدیہ کے ساتھ آپ کا کامل اطاعت، فرمانبرداری، وفا اور خلوص کا تعلق تھا مرکزی عہدیداران کا بھی بے حد احترام کرتے تھے۔ 84 سال تک اللہ نے آپ کو جماعتی خدمات کی توفیق بخشی۔ اللہ آپ کے درجات بلند کرے۔ فرمایا آپ کی آخری بیماری کے ایام میں بھی لوگوں کا ملاقات کے لئے تانتا بندھا رہتا تھا۔ اور آپ لیٹے لیٹے سب کے مسائل سنتے تھے۔ بعض دفعہ کہا بھی جاتا کہ لوگوں کو خیال رکھنا چاہئے کہ آرام کے وقت میں نہ آئیں لیکن آپ فرماتے کہ امیر کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہوتا۔ حضور ایدہ اللہ نے حضرت مرزا عبد الحق صاحب کا یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد فرمایا امراء کو اس واقعہ سے سبق لینا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے دوسرے مرحوم مولانا جلال الدین قمر صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ سلسلہ کے پُرانے خادم تھے لمبا عرصہ تک فلسطین اور مشرقی افریقہ کے ملکوں میں تبلیغ کرنے کی توفیق ملی مختلف زبانیں بھی جانتے تھے۔ آپ کو 14 سال تک جامعہ احمدیہ میں پڑھانے کا موقع ملا ان کے بہت سے شاگرد دنیا میں پھیلے ہوئے ہوں گے۔ ان سب کو مولانا صاحب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے۔

صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا یہ میری خالہ تھیں بلکہ ہم دونوں میاں بیوی کی بھی خالہ تھیں بچپن سے ان سے تعلق تھا گھر آنا جانا تھا انہوں نے ہمیشہ خالہ ہونے کا حق ادا کیا۔ باوجود بڑی عمر کے ہونے کے خلیفہ وقت کے ساتھ بے انتہا محبت کا تعلق تھا جماعتی کارکنوں کے ساتھ نہایت محبت اور پیار سے ملتی تھیں۔

ماسٹر منور احمد صاحب شہید آف گجرات کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جیسا کہ ظالموں کا ہمیشہ سے احمدیوں سے سلوک رہا ہے جب چاہتے ہیں مار دیتے ہیں لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا قانون بھی خاموش ہو جاتا ہے۔ 22/اگست کو صبح دو نامعلوم افراد دروازہ پر آئے ماسٹر شریف صاحب نے دروازہ کھولا انہوں نے اندھا دھند فائرنگ کی 5 گولیاں آپ کو لگیں اور ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لاکر آپ اللہ کو پیارے ہوگئے۔ ان کے 2 بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے جماعت کے بڑے اچھے کارکن تھے۔ فرمایا دشمن سمجھتا ہے کہ آج احمدیوں کی ملک میں کوئی نہیں سنتا اس لئے احمدیوں کو شہید کر کے جتنا ثواب کمانا ہے کما لو لیکن ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ احمدیت کی راہ میں بہایا ہوا خون کبھی رائیگاں نہیں جاتا اللہ تعالیٰ نے تو اس طرح جان قربان کرنے والوں کو زندہ کہا ہے پس ان دشمنوں سے اللہ خود بدلہ لے گا اللہ ظالموں کو کیفرِ کردار تک پہنچائے۔ یہ لوگ اللہ کے عذاب کو دیکھتے ہیں لیکن پھر بھی عقل نہیں آتی۔ فرمایا احمدی دردِ دل سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان ظالموں سے ملک کو پاک کرے۔ شہید کے بچوں کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض احادیث بیان فرمائیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پاجانے والوں اور ان کے پسماندگان کے متعلق احکام کا ذکر فرمایا ہے اور پھر آخر میں فرمایا کہ آج امریکہ کے جلسہ سالانہ کا پہلا روز ہے اس جلسہ کی کامیابی کے لئے بھی دعا کریں اور جن مقصد کے لئے جلسے منعقد کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں وہ مقصد حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ❁

خلافت جوبلی کا دُعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کیلئے احباب جماعت کو نوافل، روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر رکھے۔ آمین۔

خریداران بدر سے گذارش

کیا آپ نے بدر کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری مال یا نمائندہ بدر کو بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ ارسال فرمائیں تاکہ آپ کا بدر مستقل جاری رہے۔ (مینیجر بدر)